

فرحان الفقير



سائیں راضی فقیر



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے طالب صادق! یہ سچ ہے کہ جو طالب یاد رکھے وہ یاد رہتا ہے
بھول جائے تو بھول جاتا ہے۔ عشق کی آگ میں جب دل جل جائے
تو اس کا تڑپنا بھی ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ جان کنڈن کے وقت تڑپتا
دکھائی دیتا ہے۔ مگر جس وقت جان نکل جائے تو جسم بے جان ہو کر
مردہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح نیم آگ سے کشتہ کچا۔ اور جب آگ اس کو
کھا جاتی ہے تو کشتہ مر جاتا ہے یعنی مر جائے تو اکیر ہو جاتا ہے۔
پھر کسی مریض کو نقصان کی بجائے فائدہ ہوتا ہے۔ عشق حقیقی میں یہی تاثیر
ہے۔ صادق الیقین طالب کے دل میں اپنے مطلوب کی یعنی محبوب
کی محبت سے تڑپ پیدا ہوتی ہے اور یہ تڑپ ابتدائی فیضیاب
ہونے کی نشانی ہے۔ ہنڈیا میں پانی ہو تو آگ دینے سے اُبھے گا۔
جب پانی سوکھ جائے گا تو اُبنا بھی ختم ہو جائے گا۔ جب پک جاتا
ہے تو ہنڈیا اتار لی جاتی ہے۔ یعنی جب تک تجھ میں ہستی ہوگی تو
کچا کلائے گا ہستی مر جائے تو پکا ہو جائے گا جیسا کہ جھوٹ فنا ہو
جائے۔ حق باقی رہ جائے گا۔ طالب کو چاہیے کہ اپنی خواہشات
لذات، حرص و ہوا سے آرزو و جستجو سے مر جائے یعنی اپنے
کسی وصف کو نہ دیکھے۔ ہر وقت حق تعالیٰ کی ذات و صفات
میں توجہ کے ساتھ نظر ڈالے رکھے۔ خدا تو ایک دم بھی ہم تم سے

جدا نہیں۔ اپنے ارادے اختیار سے خدا کے لئے خالی ہو جا۔ یار
 تمہارے سامنے ہے۔ اگر وہ چاہے تجھے اپنا آپ دکھا دے۔
 تو اس کی یاد میں محو رہ۔ اللہ کو یاد کرنا ہی اس کو دیکھنا ہے یعنی
 اسم اللہ کو دیکھتا رہ۔ یہی وہ اللہ ہے جو اپنی ذات سے ظاہر ہے۔
 وہ ہر حال ہمارا محرم اور ماہر ہے۔ وہی کریم وہی قاہر ہے۔

بندہ مسکین فقیر، اللہ غنی ہے تو اتنا جان کہ میں نہیں دیکھتا مگر

دیکھنے والا تو مجھے دیکھ رہا ہے۔ نیک ہو یا بد، سب میں وہی ایک
 ہے۔ وہ عقل و ہم خیال سے بالاتر ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا
 کہ وہ کیا ہے؟ کیونکہ وہ لاناہتا، لازوال باکمال ہے۔ ہر فعل و

افعال و اعمال کا خالق ہے۔ وہ سب کا واقف ہے اور کوئی اس کا
 واقف نہیں کہ کل کیا کرے گا؟ وہی دینے والا ہے وہی لینے والا
 ہے، ولایت و کرامت اس کے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کے ساتھ

ہوں وہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہی سکھاتا وہی سمجھاتا ہے۔ یہ یار کے
 سامنے یار کی بات ہے۔ یہی نفی انسان ہے، اللہ اثبات ہے۔
 دن رات یار کے لئے جاگ، غیر سے دور بھاگ۔ جلتی رہے عشق
 کی آگ، گاتے رہو لا اللہ کا ساگ نہ نثر نہ نظم، غیر ختم۔ راز
 کی باتیں کھنے میں نہیں آتی۔ جو تیرے نصیب میں ہے وہ تجھے

مرشد کی محبت صحبت سے ملے گا۔ انشاء اللہ آمین

و باللہ التوفیق

مکتبہ فیض الہدیہ

6.8.97

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ شَهِیدٌ ۝

رسالہ فرحت الفقراء

میں تصنیف

سخنیں راضی فقیر درازی صوفی قادری قلندر

دار الفقراء

امن پور شریف ضلع لاہور

(جلد حقوق بحق مرتب محفوظ)

فقر خیال راضی نے الکتاب پرنٹرز پریس لاہور سے چھپوایا
اور پہلی بار ستمبر ۱۹۸۴ء میں امن پور لاہور سے جاری کیا

مُرشد راضی - رب راضی

آقا مے نامدار سرور کون و مکان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد رشد و ہدایت کا سلسلہ صوفیہ کرام اور اولیاء کرام نے جاری رکھا جو آج تک جاری ہے اور انشاء اللہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا ان مہنگان اسلام نے تقریر اور تحریر کے عوام کو احکامات خداوندی سے روشناس کرایا۔ ان میں سے بہت سے بزرگ ایسے ہیں جنہوں نے تبلیغ کا یہ سلسلہ اپنی اپنی مادری زبانوں میں جاری رکھا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جاسکے۔ موسیقی چونکہ روح کی غذا ہے اور اس برصغیر کے لوگوں کے کان موسیقی سے خاصے آشنا ہیں پنا پنچہ بہت سے بزرگوں نے شاعری کو ذریعہ اظہار بنایا صوفیہ کرام نے شاعری راگوں اور راگینوں میں بھی کی ہے کیونکہ وہ لوگ خود موسیقی سے اچھی طرح واقف تھے۔

پاکستان میں جن بزرگوں کو یہ شرف حاصل رہا ان میں حضرت شاہ ماحول علی حسینؒ، بابا ٹکجے شاہؒ، بابا فریدؒ، سید وارث شاہؒ، حضرت سلطان باہوؒ، میاں محمد بخشؒ، خواجہ غلام فریدؒ، پھل سرمستؒ، شاہ لطیف مہٹائیؒ، باباؒ، خوشحال خان

نہک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان ہی بزرگوں میں ایک خاص معتبر نام حضرت سائیں راضی فقیر رحمۃ اللہ کا ہے سائیں راضی فقیر قادری قلندر سال ۱۹۱۵ء میں پیر گوٹھ ضلع میرپور خاص صوبہ سندھ میں پیدا ہوئے آپ کا اصل نام محمد حسن تھا اور آپ کے والد بزرگوار کا نام نامی اسم گرامی میاں کریم بخش تھا۔ میاں کریم بخش صاحب خود صاحب بصیرت بزرگ تھے۔ اور حضرت کرم اللہ شاہ جیلانی گھٹوکی والوں سے بیعت تھے راضی سائیں اپنی عمر عزیزی کی ابتدائی کلیاں ہی توڑ رہے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔ میاں کریم بخش صاحب نے آپ کو اپنے مرشد پاک کے سپرد کر دیا چنانچہ آپ نے کرم اللہ شاہ جیلانی کی زیر نگرانی پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم وہاں سے حاصل کی۔ اسی مقام پر حضرت پیر حافظ غوث محمد شاہ جیلانی سے قرآن پاک حفظ کیا۔ جب آپ کی عمر ۱۸/۱۷ سال ہوئی تو آپ نے اپنی جائے پیدائش کو خیر باد کہہ دیا اور مرشد کامل کی تلاش میں کسی انجانی منزل کی طرف روانہ ہو پڑے۔ کئی کوس کا پیدل سفر کرنے کے بعد آپ سلطان العین حضرت سلطان باہو کے دربار پر پہنچے وہاں پر آٹھ دن گزارے اور روزہ سے رہے۔

اس عالی دربار سے آپ کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

لاہور کے مزار پر حاضری کی بشارت ہوئی چنانچہ وہاں سے
 آپ سیدھے لاہور پہنچے اور تین ماہ تک داتا علی ہجویری کے
 مزار پر رہے۔ اس دوران آپ حالتِ مجذوبی میں رہے
 اور اکثر روزہ سے رہے اس مقام پر آپ کی ملاقات نادر وال
 شریف کے بابا جی حضرت محمد شفیع المعروف قلندر علی درازی
 سے ہوئی بابا محمد شفیع ۱۴ سال سے داتا دربار میں محو عبادت تھے
 بابا محمد شفیع مرحوم نے آپ کو نہلایا دھلایا، ناخن وغیرہ اتروائے
 اور کپڑے پہنا کر اپنے ساتھ لے گئے وہاں پر آپ نے بابا محمد شفیع
 کے ہاتھ پر بیعت کی اور تین ماہ وہاں پر رہے، مرشد محمد شفیعؒ
 کے بارے فرماتے ہیں۔

مادی محمد شفیع ہویا ہر جا عین عیان اے
 رمز روحانی یا رکھائی راضی ہو رحمان اے

یا

مادی محمد شفیع ہے یاد مینوں

تیرا نور حسن ارشاد مینوں

ریناں عشق بندہ کسے حج دانہیں

تین ماہ کی حاضری کے بعد بابا جی نے آپ کو رخصت کیا
 اور آپ پھر داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے دربار میں حاضر ہوئے
 چند دن یہاں پر حاضری دی پھر آپ کو دکن کی طرف سفر کا

۹
حکم ملا۔ یہ حکم سنتے ہی آپ اٹھے اور موجودہ جگہ دو امن پورام
آکر قیام کیا اور یہی امن پورام کی آخری آرام گاہ بنی۔

حضرت راضی سائیں مرحوم نے بلجھے شاہ ۴، فناہ حسین ۴
سچل سرمست اور خواجہ فرید جیسے عظیم صوفی شعرا کرام کی طرح اپنے
خیالات کا اظہار کرنے کے لئے شاعری کی مشہور صنف کا
میں کیا انہوں نے اپنے پہلے مجموعہ کلام دیوان ”درد عشق“

میں اردو اور فارسی کے علاوہ سندھی اور پنجابی کا فیاں بھی شامل
کیں۔ تین سو اٹھ صفحات کی اس کتاب میں کافیوں کا ایک بحر بکرا
موجزن ہے۔ دیوان درد عشق کی چھپوائی اور لکھائی سائیں خیال
اللہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے سائیں خیال اللہ حضرت راضی سائیں کے
مریدان خاص میں سے ہیں بلکہ سائیں خیال اللہ کو کاتب راضی سائیں
کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ آپ ہر وقت سائیں مرحوم کی خدمت
میں حاضر رہتے اور راضی سائیں کو کچھ ارشاد فرمانا تو وہ سائیں خیال
اللہ کو آواز دیتے سائیں خیال اللہ کا غد قلم لے کر حاضر ہو جاتے
اور سائیں مرحوم کے شعر، گفتگو یا فرمان نوٹ کر لیتے۔

دیوان درد عشق کے بعد سائیں خیال اللہ صاحب کبیر سنگھانی
چھپنے والی یہ دوسری کتاب ”فرحت الفقر“ آپ کے ہاتھوں
میں ہے یہ کتاب راضی سائیں مرحوم کی ان تقاریر اور فرمودات
پر مشتمل ہے جو سائیں خیال اللہ صاحب راضی سائیں کے حکم پر

سپردہ فکرتے رہتے تھے۔ علم و ادب اور پند و نصائح کا یہ معطر
گلدستہ سائیں خیال اللہ صاحب کی محنت اور لگن سے ہم تک
کتابی شکل میں پہنچا ہے۔ یہ وہ گلدستہ علم و دانش ہے جو
صاحب دل لوگوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہے جو ان کے
دلوں کو اپنی خوشبو سے معطر رکھے گا اور ان کے دلوں کو
قوتِ ایمانی سے گرائے گا۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم جل شانہ ہمیں راضی سائیں مرحوم
کے فرمودات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

راجہ رسالو

۲۲۔ جی حسین۔ محمد علی ٹریڈ
شیش محل پارک شاہجہاں روڈ لاہور
۱۴، اگست ۱۹۵۴ء

مختصر سوانح حیات

یادی مرشد سخی سائیں راضی فقیر و رازمی صوفی قادری
قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم مبارک محمد حسن المعروف سخی سائیں راضی قادری
صوفی قادری قلندر، والد حضرت بابا کریم بخش صاحب رحمۃ
اللہ علیہ بمقام پیر گوٹھ ضلع میرپور خاص سندھ۔ آقہ بیباک
میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے چند سال بعد آپ کی والدہ صاحبہ
وفات پا گئیں بعد میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو اپنے
مرشد حضرت کرم اللہ شاہ جیلانی صاحب گھٹکی والے جو کہ خدمت
غوث پاک و شگیر کی اولاد میں سے ہوئے ہیں ان کے حوالے پر
پیر کرم اللہ شاہ صاحب زاہد عابد بزرگ پیری مریدی والے
نیک مرد تھے آپ نے اپنی بلاغت کی عمر شہر گھٹکی میں ان کے
زیر سایہ پرورش پائی اور یہاں علم شریعت حاصل کیا اور حضرت پیر
حافظ غوث مہ شاہ صاحب جیلانی سے قرآن کریم حفظ کیا۔

شروع ہی سے آپ کے دل میں خداوند عزوجل کے وصال حسد و

جمال کا خیال رہتا تھا۔ آپ مرد مجبور رہے ہیں آپ سترہ
اٹھارہ سال کی عمر میں ہی طریقت کا راستہ طے کرنے کے لئے

کامل مرشد حاصل کرنے کے واسطے اپنے آبائی گاؤں سے مست
 و مجتہد بن زنگ میں بے اختیار بغداد شریف کی طرف منہ کر لیا
 اور اپنے آپ کا اپنے اللہ کریم کو مددگار و محافظ سمجھ لیا اور
 پیدل سفر کرتے ہوئے۔ راستہ میں جب شہر لاہور شریف میں
 سردار سخی محمد علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش فیض عالم کی
 درگاہ اقدس میں فیض عشق حاصل کرنے کی نیت سے حاضر ہوئے
 تو ہمیں سے ہی اپنا مقصد یعنی مطلوب کو پالیا۔ آپ سے آتا
 ہے کہ ناقصوں کے پیر کامل نے یہ سوال پوچھا یا اور اپنے
 صوفی قادری فقر کے فیض سے مستفیض فرما کر اللہ کریم کی درگاہ کے
 دوستوں میں مجھے شامل کیا اور آپ کا طریقیت میں پیر و مرشد
 صوفی قادری قلندر سخی فقیر محمد شفیع صاحب المعروف قلندر علی
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں آپ فرماتے ہیں کہ ہادی مرشد نے
 مجھے کفر و اسلام اور تمام مذہبوں کی قید سے آزاد کیا اور وحدت
 حقیقی کا نام پالیا۔ آپ کا ہے جگہ اپنے ہادی مرشد کی تعریف میں فرماتے کہ میں اپنے
 ہادی محبوب جیسا بے ریا سچا فقیہ پر نور شفقت والا اور پر محبت مخلص و پیش
 کوئی نہیں دیکھا جس نے مجھے اپنی ہستی سے کمال دیا اور اللہ کے
 عشق و محبت میں سرمست بنا دیا اب میں سوا اللہ کچھ نہیں
 جانتا جو پہلے تھا وہی پالیا جو ایک دم بھی جدا نہیں ہو سکتا
 جو وہ طبق کے اندر باہر جمیع القیوم قدیم بس رہا ہے۔ الحمد للہ

سب تعریف ذاتِ حق کے لئے ہے آپ ہی دیکھتا سنا۔ جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ اللہ باقی و من کل فانی۔

اس کتاب فرحت الفقر میں آپ کی ہدایت و نصیحت بیانِ عارفانہ سے ہی فقیرانہ فن و رموز تصوف کے اشارات لطیف ہیں۔ جو طالبانِ حق کے لئے، ہدایتِ مفید، عارفوں فقیروں کے لئے فرحت، دردمندوں کے لئے ولداری، درویشوں

کے لئے دل ریشی، عاشقوں کے لئے لذت، زاہدوں کے لئے زیادت، عام کے لئے دلچسپی اور خاصانِ خدا میں یہ کلام مقبول پایا جاتا ہے۔ جیسے اللہ کریم کے پیارے دوستوں صوفیائے کرام سے آپ کے پیرمنغاں، منصور آخر الزمان، حضرت سچل مرست حضرت امام بھٹائی لعل لطیفؒ، حضرت مجھے شاہ صاحبؒ،

حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ، اور حضرت سلطان العارین باہر با خدا صاحبؒ کے کلام میں معرفت کے موتی بھرے پڑے ہیں اسی طرح اس محقق کا کلام بھی ان کے کلام کے ساتھ ملتا جلتا واضح ہوتا ہے۔

مجھ سے اس پاک باز مردِ درویش کی تعریف تحریر نہیں ہو سکتی اور میں طریقت میں ان ہی کے ساتھ وابستہ ہوں اور کافی عرصہ سے آپ کی صحبت و خدمت میں رہا ہوں میں نے آپ کا حال ہر روز نئے رموز میں پایا ہے جو میرے دہم و عقل سے بالاتر ہے

آپ کی ریت میں سادگی، سادگی، محبت، شفقت، قربت اور
سوز و گداز نے جو پوپنہ، وہیسا ہے، ہر وقت وحدت و توحید میں کم نہیں
اور محبت میں محو و اللہ سے یگانہ اور اپنے آپ کو فانی الصفت
و باقی الحق کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

آپ سرکار کی عمر تقریباً ۶۰، ۶۱ سال کے قریب ہے
اور آپ کا وقت وصال مطابق ۱۲۹۵ھ ذوالحجہ بروز
جمعرات شام ۴ بجے باقی ہونے مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۷۴ء اور
آپ کا عرس مبارک ہر سال ۷ ذوالحجہ کو بڑے عقیدت و احترام
سے سنایا جاتا ہے جس میں آپ کے طلباء باقی و مریدان کے علاوہ
کئی عقیدت مند عافری کے لئے آتے ہیں اور فیض دارین حاصل کرتے
ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ ملتے رہیں گے۔ (آمین)
و باللہ التوفیق

آپ کا دربار شریف درگاہ دار الفکر امام پور شریف میں ہے جو کہ
مقام روڈ چونسنگ سے مشرق کی جانب ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے
آپ کے چھوٹے بھائی بناب فقیر راجہ ل سائیں صاحب آپ کے گدی نشین
ہیں خداوند کریم انکو سلامت رکھے۔ (آمین) و باللہ التوفیق

آخر میں ان مخلص دوستوں محسنوں کا تعارف کفایہ ضروری
ہے جنہوں نے اس رسالہ فرحت الفکر کے طبع ہونے میں خلوص دل

سے ہم سے تعاون فرمایا ان میں سے ایک جناب راجہ راجہ
 ہیں۔ وہ بادی پاک سخی راضی سائیک صاحب کی محبت، صحبت
 دیدار و محبت سے سرفراز ہیں اور کافی افسانہ حاصل کیا ہے۔ راجہ
 نے اپنے مخفیہ شوروں سے ہماری کافی مدد و رہنمائی فرمائی، ہم
 ادا کرتے ہیں اور جناب محمد مصطفیٰ صاحب نے اپنی لائبریری اس
 کتاب کی لکھائی و پیمپانی میں ہماری کافی رہنمائی و مدد فرمائی ہم ان کے بلے
 شکر گزار ہیں اور جناب یعقوب ناسک صاحب عرف پڑ محبت سائیک
 جو کہ بادی پاک کے خاص ملاہان حق میں سے ہیں۔ انہوں نے بڑے
 چڑھ کر اس کتاب کی طباعت میں حصہ لیا اور فقیر بفضل اللہ سائیک
 جو کہ بادی پاک کے طالب خاص ہیں۔ یہ بندہ مسکین کے ساتھ ساتھ
 رہتے ہیں اس کتاب کا ٹائٹل کنواں مشتاق صاحب نے بنایا ہے
 خداوند کریم ان سب صاحبان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

خادم الفقراء جامع الدعوان سائیک خیال اللہ المصطفائی
 آستانہ درگاہ امن پور شریف چو بندہ ملتان روڈ لاہور



کلام تصوف کے اشارات اور معنی

من تصیف فیتراضی سائیں صاحب دہری صوفی تمام کتابت

اول اللہ - جس شخص کے دل پر اپنی ذاتی تعلقات اور اپنی اہلی

غنیات محبت میں اپنی ملاقات کے لئے دل میں بولنے کی جگہ بن جاتا

ہے اور وحدت یافتہ زبانوں سے اپنی کلام کا اسرار ظاہر کرتا ہے۔

کچھ بندہ سے اللہ کریم کے ایسے بھی ہیں جو ہر وقت اللہ کریم کو نظر ہو

باطن جان پہچان کر، اس کے اختیار میں بے اختیار ہو کر۔ اپنے اندر

سے ہی توحید کے ساقط بل کر ایک سے ایک ہوتا ہے جب

چاہتا ہے اپنے دوستوں کو محقق بنا کر، اپنے تعارف سے تصوف

میں دیدار سے ہر فراہ فرماتا ہے۔ تصوف کے کلمات، حرف

تحریر میں آسکتے ہیں مگر معنی لفظوں میں نہیں آسکتے، اہل رواج

جو بھی ہیں۔ وہ ہر معنی سے معنی حق تعالیٰ کو جانتے ہیں۔

وباللہ الترفیق

آکھاں حمد اللہ
حقیقی شہنشاہ

اول بسم اللہ
کل داتوں مالک

۲

دیوانِ دردِ عشق میں سب سے پہلے کلامِ حمدِ شریف کی تشریح و
معنی۔ جو آپ سخی مادی پاک نے خود کی ہے۔ آپ کا
ارشاد ہے کہ۔

عاشقِ حقیقی کا دل اور ضمیر اپنے حقیقی محبوب یعنی
اللہ رب العالمین کے مشاہدہ میں لگا رہتا ہے اور خاصانِ خدا کی
یہ پاک عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی کام اور کلام کہتے ہیں۔ تو اول
میں اپنے مالکِ حقیقی خداوندِ عالم کی حمد و تعریف کے ساتھ شروع
کرتے ہیں۔ کیتوئی عشقِ ظاہر یعنی جب اللہ نے اپنا عشق ظاہر کیا۔
تو صورتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کائنات کا مصاحب اور
اپنے آپ کے دیکھنے کا شیشہ روح القدس ظاہر کر دیا۔ جب عاشق
اپنے محبوب کی محبت میں غرق ہوتا ہے تو اندر باہر سب اُسی کو ہی
کافی جانتا ہے اور اللہ نے اپنے روح کو آدم میں پا کر، اپنی ذات
ہی کو سجدہً روایا۔ اور انسان کو نفی کے ساتھ بیان کر کے اِلا اللہ
والا۔ یعنی اثبات کا راہ دکھایا جب فیرِ فنا کی راز پاتا
ہے تو اللہ کو ہی اللہ سے دیکھتا ہے اور اسی سے ہی خودی غیر

شرک سے پناہ مانگتا ہے اور کہتا ہے کہ تو قدیمی لازوال قادر ہے
 اور سوائے شرک کے بے غیب داتا ہے اور اپنے محبوب کو ایک
 ہی ایک جانتا ہے اور باقی تمام جہان کو اسی کے دروازے کا
 گدا جانتا ہے۔ اور درویش اپنے آپ سے فانی ہو کر خداوند علم
 کی فضل نگاہ کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے تمام اوصاف میں اپنے یار
 کی سمائی، عشق الہی کے غلبہ کی وجہ سے۔ دل خیال سرسہاہ میں
 اپنے سچے یار کو پاتا ہے محبوب جب چاہتا ہے تو عاشق کے خیال
 میں بقا کی جستجو پیدا کر دیتا ہے پھر عاشق یہی جانتا ہے کہ میرا
 فراق یا وصال سب حال میرا محبوب خوب جانتا ہے۔۔۔۔

۳

بھلایاں نہ بھلدا محرم راز دل دا
 اس کلام کی تشریح و معنی آپ نے یوں بیان فرمائی ہے
 کہ محبت کو اپنے محبوب کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا چونکہ
 دوست دوست سے آنکھیں بند کر لے . . . تو . . .
 نہیں کر سکتا ہا اس حال میں فقیر کہتا ہے کہ میں نے اپنے
 حقیقی یارِ ازل کو بھلایا۔ مگر بھول نہ سکا اور اس کو ظاہر باطن
 ایک ہی دیکھا۔ جو احمد ہی احمد ظہور میں آیا۔ وہ جمالِ
 نور الہی محمد صورت میں پایا گیا۔ وہ پیدا کرنا مانا، جلانا خوب

جانتا ہے عاشقوں نے اس کا راز پالیا اور لاخوف ہوئے ہیں
 کہ حسین علیہ السلام نے شہادت دی اور معلوم ہوا کہ یہ سخن
 خنجر، بھالے، شولی یار کے ساتھ ملنے کا ایک سبب ہے اس
 لئے محبوب قصائی کی طرح کات اٹھاتا ہے اور عاشق بکرے کی
 طرح بے اختیار سر جھکا کر حلال ہو جاتا ہے۔ اب نہ جسم رہا نہ
 جان رہی۔ یعنی انسانیت ختم ہو گئی اب ہر صورت میں بے
 صورت پہچان لیا مجھ میں کیا تجھ میں سوائے اللہ کوئی نہیں۔ یہ موجود
 لا الہ ہے۔ اپنے آپ سے فانی ہونا اللہ کے ساتھ باقی رہنا ہے
 جو اندر باہر ایک ہے۔ مجھے یار محبت سے ملا۔ اس کی لطافت
 احاطہ نہیں وہ مدام ہے۔ آخر اول وہی ہے۔ ہر رنگ میں آپ
 ہی راضی رہتا ہے۔ کیا عجب عشق کی رمزِ اعلیٰ اور انوکھی چال
 ہے۔ ختم غیر خیال ہے۔

۴

یہ ایک خط سے مضمون لیا گیا ہے آپ فرماتے ہیں۔
 کہ اے محبوبانِ دل! غور سے سمجھنا چاہیے کہ... اللہ کریم
 اپنے بندوں کا شفیق و مہربان ہر وقت محافظ ہے اور ان کا
 بھید۔ دنیا کے بندوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ چونکہ دنیا دارِ عقی
 کے حرص و ہوا میں گرفتار ہو کر فقط اپنی عزت کی پوجا میں لگا

جاننا چاہیے کہ دردِ عشق سے ہی دردِ عشق ملتا ہے۔ میں جس
 کو ڈھونڈتا تھا وہ میں خود نکلا۔ جب دیکھتا ہوں۔ سب ان
 کو عجب دیکھتا ہوں۔ میں یار میں، یار مجھ میں، ہر دم قرب
 دیکھتا ہوں۔ بیچ کوزے سمندر سما گیا۔ راضی ہو گیا نہ رب دیکھتا
 ہوں۔ دردِ عشق پیدا ہوا۔ اندر میں کل اسرار ہے۔ جانتا سنتا
 ہے سب کچھ بولتا اللہ ہے۔

اے طالبِ صادق، معلوم ہو کہ ایک حرف کے سمجھنے کے لئے
 قرآن، کتابیں، حدیثیں بیان کی گئی ہیں مگر جس میں یار آپ سما
 جاتا ہے اس کو اس ایک حرف کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔
 چونکہ عاشق ہر وقت اپنے آپ سے فانی ہو کر، حقیقی محبوب کے
 مشاہدہ میں رہتا ہے۔

اور یہ بھی کہ حقیقی مالک کے مشاہدہ میں اپنے آپ کو گم کرنے
 سے خودی سے خلاصی حاصل ہوتی ہے یعنی جو اللہ رحمان کی رضا

وہی ہماری تقدیر ہے۔ جان جسم سے فانی ہونا ہی ہمارے حق میں
 اللہ کا نیک ارادہ ہے چونکہ سوائے مشاہدہ حق کے اپنی خواہشیں
 سب خود نفسی یعنی طبیعت کی شرارتیں ہیں اپنے وصف اوصاف
 کے دیکھنے والا شخص ہمیشہ حجاب میں رہتا ہے آپ کو اللہ ذوالجلال
 روح، دل، نفس کی رمز حقیقت سے شناسا کرے اپنی فقر
 میں فنانی کا رنگ دے کہ بقا عطا فرمائے (آمین)

۸

اے طالب مولا جاننا چاہیے کہ کچھ تکلیف میں مل رہا لوگ
 راضی رہتے ہیں۔ اور مرد محقق ہر واقعہ میں اللہ کو کافی قریب
 جانتے ہیں مگر اللہ رب العزت کی محسن نوازش میں رضا کے راز میں
 سدا راضی رکھنے والا حکیم سمیع بصیر و معیم ہے۔

اللہ رحمان ہم سب مخلوقات کا پالنے والا، حقیقی مالک اپنے
 اختیار کا حاکم، اپنے حکم کے ساتھ ہر چیز کو جیسا چاہتا ہے بنا
 دیتا ہے مگر مخلوق کو خالق کے اختیار میں ہرگز کوئی اختیار نہیں۔
 اللہ کے بندوں کو کھڑے کے لئے۔ یا کسی نسانی خواہش کے لئے
 طبیعت میں کوئی شکایت، خدا کے حضور میں بلا شکوہ پاک رہنا چاہیے
 اللہ کے طالب سچے ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے طالب بھوٹے
 ہوتے ہیں۔ پھر دنیا کے طالب دوزخی اور اللہ واحد ہو کے طالب

جنتی ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ تمام انبیاء امام، اولیاء، فقہ
 اللہ کے طالب ہیں جو صرف رضا سے ہی رحمن کے ساتھ زندگی گزار
 رکھتے ہیں۔ آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپ زندہ دل اکثر محبت
 کے وقت بے فکر رہا کریں۔
 وبالله توفیق

۹

اے طالب صادق سمجھنا چاہیے کہ ورد وظیفے اور سب
 چیزیں وسیلے، اللہ تعالیٰ کی مہربانی، عنایت اذلی بغیر انسانی ارادے
 سب بے کار ہیں اور جو شخص اپنے رب رحیم کو راضی کرنا چاہتا ہے
 وہ ہر صورت میں اس کی رضا اختیار کرتا ہے۔ اور اپنے دل میں حیثیت
 سے دیکھے کہ مجھ میں خام عادتیں کون سی ہیں۔ اور خاص عادتیں کون
 سی ہیں۔ جب تو ایسا کرے گا تو تجھ کو خود اپنے اندر سے ہی
 بیخ اور جھوٹ کی پہچان ہو سکتی ہے۔ کہ حق کیا ہے اور باطل کیا
 ہے بس ہر صورت نیک خیال رہنے کا نام بلند نیکی ہے جو رب سوار
 کے ساتھ ملا سکتی ہے۔ ورنہ روزے نفل نمازیں سب فضول ہیں
 اور اپنے حال کی حقیقت ہر وقت اپنے حقیقی مالک کے پیشِ خدمت
 رہے چونکہ وہ ہر دم کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ بالیقین سوار
 منہ شخص کو سمجھنے کے لئے ایک حرف کافی ہے۔



اے عزیز! زندگی کا جو وقت گزر چکا ہے۔ اس کی تکلیف بھی گزر جاتی ہے۔ اب جو کل کا وقت آنے والا ہے۔ اس میں خدا کے سوا بندہ بے خبر ہوتا ہے۔ یعنی ہر صورت خوشی، غمی خدا کی طرف سے سمجھ کر اس کی رضا میں راضی رہنا چاہیے۔ چونکہ وہ ناز والا ہے۔ اور خلق نیاز مند ہے۔ اللہ والوں کی پہچان اللہ والوں کو ہے اور ذات حق کی پہچان۔ ذات حق سے ہی نصیب میں ملتی ہے جو یار کی مرستی، سوئی عاشق کا نصیب ہے اور اللہ کے طالب جنہوں نے اپنے دل میں ایک اللہ حقیقی، مالک الملک مولا کریم کے سوا کچھ یاد نہ رکھا۔ وہ سدا خوشحال خیال میں خدا سے وصال با جمال حلال اللہ ہو میں محو ہو گئے۔ جہاں جان جسم کی جگہ نہیں ہے، وہاں ہم تم فنا بقا، یہ وہ وحدت کے دریا میں سوا اللہ سب غرق ہو گیا اور فقر و فنا فی اللہ کو فقط توحید سے تعلق ہے۔ جسم جامہ جان جمیعت یہ پوست ہے وہ ہمدوست ہے۔ جان جسم کو موت کا فائدہ چکھنا ضروری ہے اگر ضروری نہ ہوتا تو یہ چیزیں پیدائش میں بھی نہ آتیں۔ اے طالب صادق! تو اپنے دل کی حقیقی آنکھوں سے اپنی حقیقت کو دیکھ در قدیم کا کلام یعنی ذکر اللہ قدیمی زبان سے ہو سکتا ہے اور قدیمی کانوں سے سنا جاسکتا ہے

اپنے حواسوں کو بنا کر دہکاموں سے بند رکھنے یعنی روزہ کا
 قدیم زبان، کان، آنکھیں کھل جائیں گی اور درو میں متزلزل
 دل متزلزل خیال رکھنے والا شخص روزہ، یعنی قیام، سے
 تمام بری باتوں سے ان حواسوں کو بند رکھتا ہے۔ جب یہ بند
 پیدا ہو جاتی ہے تب صرف حق بولتا ہے۔ حق سنا ہے تو
 دیکھتا ہے مگر یہ سب کام کریم کریم کرنے والے کی ازلی عنایاء
 و مہربانی پر مدار ہے۔ لا تقنطرو من رحمت اللہ ذ
 پاک کی رضا کی رسی مضبوط پکڑو اللہ کافی باقی سے
 معافی۔

۱۱

اے عزیز! معلوم ہونا چاہیے کہ اپنے حقیقی مالک اللہ کریم
 مہربانی و رضا مندی حاصل کرنے کے سوا سب خیال خام ہیں
 واضح ہو کہ دنیا و عقبی کا طالب خود پرست اپنی خواہش کا مقتدا
 یعنی نفس پرست ہوتا ہے جو شخص غائبانہ فقط رب رحمان کو
 مخلوق کا پالنا روزی و رسانی، صدق یقین سے حاضر ناظر کا
 حال میں کافی جانتا ہے۔ اس کو کوئی غم دکھ درد معلوم ہی
 ہو سکے گا چنانچہ اللہ معبود و مقصود دل کا دلبر و محبوب کوئی
 نہیں ہے جب تک نفسانی خواہش کی پوجا انسان کرتا ہے
 تو فکر اندیشہ، شک، گمان، و ہم خطرے سب مرضوں کی

مثال دل پر اثر کرتی رہتی ہیں۔ مگر جب تو خود پرستی چھوڑ دے گا۔
 اس وقت تو خدا پرست ہو گا۔ دنیا و عقبی کا طالب ہونے
 کی وجہ سے انسان اپنے سچے سچے معبود اللہ کریم سے رسوا رہتا ہے
 سب مشکوں و معصیتوں کا مشکل کشا ایک اللہ ہے۔ اللہ کا
 عشق یعنی اللہ سے محبت کر۔ تو اللہ تجھ سے محبت کرے
 ذکر اللہ یعنی ہر دم اللہ رسول اللہ دل میں یاد رکھنا ہی
 اللہ کا عشق کما نا ہے اپنے سب کام حال حال۔ بات ذات
 رب العزت کی رضا میں پھینک دے اور بات توکل بارضا بادنا
 باصفا و صادق پختہ عزم، نیک نیت، با اخلاق، با حیا، بے
 حجت بے حال منطوم و معصوم ہو کر حق کے حضور میں دعا التجا
 کرتے رہنا چاہیے اللہ رحمن بڑا فضل والا ہے بے حد کریم
 ہے۔ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ (آمین)
 درود دل مرد دل ہوتا ہے۔

اے طالب صادق! جو وقت گزر چکا ہے اور جو گزر رہا
 ہے۔ جو ہو گا یہ سب کچھ حقیقی یا رکوا ابتدا سے انتہا تک حال
 معلوم ہے۔ حقیقت میں خدا خود نیک اور بے عیب ہے ہر فعل کا
 آپ ہی فاعل ہے بلکہ مہندی میں لالی کی طرح سب میں یا

ہی یا رسایا ہوا ہے۔

اور طالب کو جو اللہ کی راہ میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں وہ بے فانی ہوتی ہیں۔ اے فقیر تو اپنے آپ کو نہ ہونے سے تعبیر کر اور اپنی رویت دیکھنے سے سدا ساقط رہ یعنی تو اپنے آپ کو یاد نہ کرے گا۔ تو مجھے اپنے خودی والے وصف اور گناہ بھی یاد نہ آئیں گے۔ اسی حال میں حق کی وحدت کا خیال ہو۔ ہوا سے تل کر لا وجود، موجود کو ملتا ہے مگر تصوف والوں کی صحبت کے سوا طریقت کا راستہ طے کرنا بہت مشکل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳

اے عزیز! فقیر اپنے حقیقی محبوب رب العزت کے سوا نہ کچھ مانگتا ہے اور نہ کچھ دیکھتا ہے۔ فقیر سو ہے جو سوائے اللہ ذات حق کے بغیر کچھ نہ سنے، نہ کچھ دیکھے اور نہ کچھ بولے چونکہ فقیر فقط واسطہ باللہ ہونے کا نام ہے۔ اے درویش تو اپنے آپ کو دیکھ اور صحیح پہچان کر میں کیا ہوں اپنے آپ کو غیر حق نہ سمجھ اور دولی کے شک و گمان سے باہر نکل۔ جب تو ایسا کرے گا تو بے صورت کا اس صورت میں جلوہ جلالی و جہالی، دیدار قرب ذاتی ظہور ظاہر و باطن ایک اللہ ہی ذرہ ذرہ میں پدیدہ گویم و جویم حق شنیدہ، تمام صفات حمیدہ میں بھان سمایا

ہوا نظر آتا ہے موجودات سے فارغ ہو یعنی اپنے ظاہر کو کبھی نہ دیکھ کر ظاہر فانی ہے اسے چھوڑ دے حق کو تسلیم کر، لا کو چھوڑا لا ہو کر اللہ رہنا۔ یہی کلمہ کہنا سدا راضی رہنا جو شخص اس کلام پر قابل اعتبار، کامل یقین، صادق دل ہوتا ہے سو خاص الخاص فقرائے ذریعے طریقت ملے کر کے اور معرفت حاصل کر کے حقیقت میں بلا شک و شبہات کے عشق و محبت میں ثابت قدم رہے گا۔ ورنہ بھوٹ بولنے یعنی عمدہ شکنی کرنے کی وجہ سے نفسانی خواہش پر چلنے والا شخص بد بخت پڑے زوال، شہوت پرست، دنیا پرست، بداخلاص۔ حرص و ہوا کی بلا میں پھنس جائے گا اب اپنے آپ کو پہچان یعنی اپنے اندر دھیان کر کہ میں کون سے خیال میں ہوں۔ کون دیکھتا ہے کون سنتا ہے کون کرتا ہے کون بولتا ہے۔ یہ سہی سخن ہے خود مسبود خود موجود حق محبوب ہے۔

(۱۳)

اے عزیز! تجھے معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ کے عشق میں اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے فقراء میں کیا دستور ہے۔ یعنی خودی کو کھا کر دیکھا تو سب کائنات خدا کا ہی حضور ہے اور ظاہر باطن ذاتی ظہور کے سوا موجودات کل کا نور ہے جو شخص جان

اور بان سے آزاد ہوا۔ سو حقیقی محبوب کے مشاہدہ میں خدا کی
 ہوا۔ مگر یہ سب حال اللہ ہادی کی ازلی عنایت، شفقت و ہدایت
 کے بنا کسی میل و سازی سے نہیں ملتا اگر یار چاہے تو دیدار سے
 کہ دل لوٹ لیتا ہے۔ پہلے خلق عالم سے بیگانہ کرتا ہے اور
 اپنے آپ کے ساتھ یگانہ کرتا ہے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے نبیوں
 رب العزت اچھا ہو رہا ہے اور پلاکشی و تقویٰ اطاعت
 و صحت میں سب یا کاری اور دونوں کا نتیجہ ہے حقیقت میں
 جلد کے معنی یہ ہیں کہ پہلے اپنے آپ سے منہ موڑنا دوسرا دل کو
 خدا کی رضا میں خدا سے لگانا۔ تیسرا اللہ کے اختیار میں اپنی تمام
 خواہشیں اور کل اختیار سے بے اختیار ہونے کا نام فقر و
 بتاتے ہیں۔ اب تو عبارت کو فہم و اور معنی کی تحقیق میں آ
 کہ پہچان کہ میں کون ہوں۔ عاشق خودی کھا کر خدا دیکھتے ہیں
 اور اپنے اندر یاد دیکھ کر قلندر ہوتے ہیں۔ باتوفیق باللہ

(۱۵)

اور معلوم ہو کہ بے توکل ہونے کے سبب ابتداء میں طالب
 پر حال دیوانگی وارد ہوتا ہے جانتا چاہیے کہ ہر دل کا حال خیال
 اللہ سپہ یار کے ارادے اختیار سے ہرگز باہر نہیں ہے۔
 عالم نفوس، عالم ارواح، دلائل تباہاں ہادی رب العزت

کی ہر وقت ایک مٹھلی میں ہیں۔ حق لاشہ یک ہے فاعلم ما یرید
یعنی پانی مرضی سے جو چاہتا ہوں کر ڈالتا ہوں گھڑی مارتا ہے
گھڑی جلاتا ہے۔ اور محبوب کا مارنا ہی عاشق کی زندگی ہے
یہ تمام موجودات پانی کے اوپر مثل جناب دیکھا۔ میں اس میں
وہ مجھ میں ایک ہی ذات شباب دیکھا۔

اور اللہ کریم سے ہی اللہ کو دیکھا جاسکتا ہے اس کی وحدت
میں محو ہو کر کلمہ حق کہنا حق ہے۔ فرشتے، جن، انسان سب
اس کے کمال میں عاجز ہیں۔ اس کا پورا بھید کسی نے نہیں پایا
اس کی ذات بے صورت ہے وہ اپنی ذات صفات میں کیتا
ہے وہ بے رنگ ہے مگر ہر رنگ میں سما یا ہے جیسے دریا، سمندر
میں پانی ایک ہے۔ زمین کے نیچے اوپر منہروں میں نیوؤں میں
وہی پانی ایک ہے۔ وہ صادق دل سے اپنے سچے عاشق درویشوں
کو دردِ عشق دیتا ہے جو دم خیال کے ساتھ ہمیشہ روحانی بھید ظاہر
باطن، خفی اخفا میں ہر وقت اسم ذات اللہ کو بلند پکارتے ہیں
اللہ حقیقت ہے بندہ شریعت ہے جب بندہ اپنے آپ سے
حقانی وحدت میں نفی ہوتا ہے تو لامکانی ہو جاتا ہے عرش سے
آگے اللہ کے سوا کوئی نہیں عشق دہاں پہنچاتا ہے جہاں خدا رہتا
ہے۔ عشق کی پوڑی چڑھنا، آگے دیکھنا پیچھے دھیان نہ دینا
درد مند دل شکستوں کا کام ہے یا رکبھی بجز دیتا ہے کبھی وصال

کراتا ہے کبھی برہا کی آگ میں جلاتا ہے کبھی دیار سے زندہ کرتا ہے
وہ چاہے یا نہ چاہے اس کی رضا میں راضی رہنے کے سوال کو
چارہ نہیں۔

(۱۶)

اے طالب صادق! واضح ہونا چاہیے کہ انسان نیک ہی
ہیں۔ بد بھی ہیں۔ جنتی بھی ہیں و دوزخی بھی ہیں اہل اللہ بھی ہیں
اہل دنیا بھی ہیں بس کے دل میں اللہ رحمن کی محبت یا خوف
ہے وہ خدائے پاک کے کسی بندے کو بے گناہ تکلیف نہیں دیتا
بلکہ فی سبیل اللہ خدمت و حسن سلوک کرتا ہے مگر جو لوگ خود
پرست یا نفس پرست ہیں وہ خود غرض ہونے کی وجہ سے
بے گناہ بندوں پر کوئی نہ کوئی من گھڑت بہتان بنا کر ستم کرتے
ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں؟ کہ سب سچے نبیوں اور فقیروں
کے ساتھ اہل دنیا لوگ کتنا برا سلوک کرتے رہے ہیں پھر اسی
دنیا میں حق سبحانہ کے نیک بندے بھی ہر زمانے میں موجود
رہتے ہیں جو حق انصاف پر کار بند ہیں وہ باطل کا مقابلہ کرتے
رہتے ہیں اور اللہ کریم اپنے بندوں کا ہر وقت محافظ ہے۔

اے عزیز! میں نے اللہ کریم کی طرف سے آپ کی روحانی
 عقیدت کو دیکھا ہے یہ تو ایک پیر کا ساتھ ہے جس میں دنیا
 کی کمی نہیں۔ اور پیر کی صفاتیں بے شمار ہیں جو سوائے حق ..
 اپنی زبان سے مخلوق بھی بیان نہیں کر سکتی۔ خدا بادشاہ خدا
 ہی فقیر، وہ دانا ہے سب کا سمیع بصیر، قرآن شریف میں
 مقرب، محقق اور جنت دوزخ والوں کی اللہ کریم نے صفت
 بیان فرمائی ہے انسان سب ایک جیسے نہیں ہوتے متکبروں
 کا ٹھکانہ آگ ہے۔ نیک خو، رحمدل، حق و انصاف،
 حیا سنا صفت والے اللہ کو محبوب ہوتے ہیں۔
 دنیا سے دل لگانا نفس ابلیس کا کام ہے۔
 خدا سے دل لگانا خدا والوں کا کام ہے

اور ہر شخص سکھ آرام کی تلاش کرتا ہے اور حقیقی عشق میں
 جان قربان کرنے کے بجائے جان بچانے کی کوشش کرتا ہے
 اللہ کریم کی وحدت چھوڑ کر محض کثرت یعنی مجاز پرستی ظاہر کے
 رنگ روپ پر مائل ہوا رہتا ہے۔ اور ظاہر کی آنکھیں فقط

ظاہر کو دیکھتی ہیں اور ظاہر خانی ہے جو شخص روحانی راز فینس کا
 طبکار ہوتا ہے اس کو مجازی شکل یا روپ رنگ سے کیا تعین
 اے فقیر! حقیقی عشق کے سوا اللہ والے کچھ بھی پسند نہیں
 کرتے۔ بات کرنی تو آسان ہوتی ہے مگر حال حاصل کرنا آسان
 بات نہیں ہوتی ہے۔ شکل پرست، نقل پرست، عقل پرست
 انسان سے کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔

مرشد ایک ہے اور طالب لاکھوں ہوتے ہیں۔ سب ایک
 کے طلب گار و فرماں بردار ہوتے ہیں اور سب میں نازک
 یوسف، شیخ عطار، ابی چند، امیر خسرو، مادھو لال حسین
 کوئی کوئی ہوتا ہے۔ آج بھی ہیں اور پہلے بھی تھے۔ اور
 خاص خاص ہیں اور عام . . . عام ہیں۔ سچ و
 جھوٹ نابینا دینا، سمجھ دار و بے سمجھ، درد مند
 و بے درد آشنا و نا آشنا۔ سب اپنے وصفوں میں ظاہر
 ہوتے ہیں بے خود خیال کو اتنا کافی ہے۔ خود پرست کو
 ہزار کتابیں پڑھنے سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

اللہ تو تجھے اپنی طرف بلاتا ہے مگر تو سنا نہیں کیونکہ تو اپنے
 نفس کئے کے کہنے پر لگ رہا ہے اس لئے حقیقی یار کی محبت

مجھے متفیر معلوم ہوتی ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ : یا و انزلت
میں اللہ ہادی کے سوا کوئی سچا سچ نہیں ۔

۲۰

اے عزیز ! اس بے پرواہ ذاتِ حق کی درگاہ میں بندہ
اپنی صفات کو نہیں دیکھ سکتا ہے ۔ اس لئے کہ محبت میں غدر
بیگانہ ہوتا ہے حاصل یہ ہے کہ بندہ کو اپنے کسی اچھے اعمال پر
کبھی بھی یہ خیال نہ آ سکے کہ میں چنگا ہو گیا ہوں اور نہ گناہوں
پر پشیمان ہووے ۔ بندہ نہ گناہ کرنے والا ہے نہ ثواب ،
نیک بدی سے نکل ۔ تا آنکہ نہ سوال رہے نہ جواب ۔ سوائے
اللہ اپنے آپ کو نہ دیکھ ، اور تمام ارادے اختیار سے فانی
ہونے کا نام فقیر ہے ۔ کیونکہ ہماری موت ، حیاتی ، دکھ سکھ
چین بے چینی ، حرکت سکونت ، ابتداء انتہا ۔ کلی حال
خیال ایک اللہ ذاتِ پاک رب العزت کے اختیار میں ہے
الماک ملک بلا شک ہو ۔

۲۱

ایک دن میں نے تمام سچے سائیں کے فقراء کا حال پن چھان
کیا تو سب کا حال اللہ کریم کی رحمت و شفقت سے خالی نہیں دیکھا

اللہ مادی سچا سائیں سے دعا عرض ہے کہ ہم سب فقرا ہیں
 سائیں کی حیرانیاں، پریشانیاں، ویشیانوں کی بیماریوں اور
 تمام آفتوں سے نجات بخشے۔ سوائے سچے فقیر کے ہر شخص
 اپنی اپنی خواہش پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اور سب
 ہونے کی وجہ سے ظالم بھیڑیٹے کی طرح عزیز جانوروں
 ٹھسکار کرتے ہیں یہ جان و مال اولاد کل کائنات ایک ذرے
 کی طرح ایک اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کو خدا نے اپنے
 لئے پیدا کیا ہے۔ نہ اپنی جان کے لئے ہم نے دین و ایمان
 دے کر اللہ مادی سے اللہ مادی کا عشق لیا۔ طالب کو اس خیال
 میں رہنا چاہیے جو اللہ کی رضا میں اللہ کے ساتھ ہو۔

عشق جان جسم کی پر واہ نہیں کرتا اور نہ کسی قید میں آسکتا
 ہے۔ بلکہ سوائے اللہ سب کچھ جلا دیتا ہے۔ یہ آگ کہاں
 سے لگی...! اس عشق سے جو قتل گاہ میں لے جا کر ہمیشہ کے
 لئے خیر کو قتل کر دیتا ہے۔ اور اللہ کی توحید میں ملا کر اللہ کو
 ملتا ہے۔ یہی وہ اللہ ہے جو مارتا اور جلاتا ہے میں کبھی مارتا
 ہوں کبھی جیتا ہوں کبھی ہنستا ہوں کبھی روتا ہوں کبھی دیر ہوں
 بچے ہوں کبھی حیرت میں ہوں۔ کبھی مسرت میں ہوں۔ میں نہیں
 وہ آپ ہے میں ساز ہوں وہ راز ہے خود کرتا نئے نئے
 الاب ہے جیسے نینوں میں نور می آب ہے وہ عین ہے نہ

غین ہے۔ یہ درد ہے نہ چین ہے۔ وہ تَن مَن کے مابین
 ہے وہ یاد ہی یاد ہر طرف عین ہے خود خو نغزار خود آشکار
 ہے۔ وہی دل وہی دلدار ہے۔

۲۲

میرے عزیز! واضح ہونا چاہیے کہ درویش میکین کے ساتھ
 ذاتی و صفاتی تعلق نہ ہونا چاہیے بلکہ فقط ایک اللہ رحمن کی رضا
 و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے محبت و قاصبت صفا ہونی
 چاہیے اور بندہ کو اپنے حقیقی مالک کی رضا قضا پر راضی رہنے کے
 سوا کوئی چارہ ہی نہیں اور پھر بندہ کی ہر مشکلات سے نجات بھی
 اسی صورت میں ہے۔ جو شخص ذات پاک اللہ کریم کو اپنا دوست
 رکھتا ہے تو اللہ کریم بھی اس کو دوست رکھتا ہے.....

۲۳

ہستی

خدا کی ہستی کے سوا بندہ کی ہستی نیست ہے میں سوا محبوب
 حقیقی کے نہیں جانتا میں کون ہوں؟ میں کون ہوں؟ اور یہ
 تن کیا ہے؟ یہ مَن کیا ہے عشق اسرار وہ ہے۔ یہ ایک وحدت

کا خونی دریا ہے۔ میں نے درو یا رکالیا اور سوز و گداز میں دیکھا
 اللہ بڑا بلند ہے اور وہ ساتھ مہیم کے منعم ہے یہ راز الفخرو
 والفقرونی سے ارواح فقر پیوست ہے اے رحمت
 الہی تمام عالم تیرے نور سے روشن ہے تو اس نور میں ہر
 وقت ہر جگہ موجود ہے۔ میں تیری سنا کا گدا ہوں۔ تیرے
 آگے دعا ہے شفا بخش مانگتا ہوں۔ دیدارِ مصطفیٰ ہے
 اپنی عبادت کرنے کی ہمت کمل بخش۔ تو عین و عیاں اللہ ہے
 تیرا غیر کوئی نہیں۔

۲۲

اے عزیز! اگر تو جانتا ہے کہ اللہ ذات پاک کو سب
 سے زیادہ فقر محبوب ہے۔ تو ضرور خاصانِ خدا درویشوں کے
 ساتھ بلا طمع محبت اور صحبت صدقِ یقین و دل و جان و فاسے
 حاصل کر سکتے ہیں اور ہر حال میں اللہ رحمن کی رضا جوئی پر لگے رہنا
 اور اس کی مرضی پر کار بند ہو کر راضی رہنا ایک رب العزت کو
 اپنا روحانی راز دار، رہبر رہنا سمجھنا۔ یعنی روزی رساں خالق
 مالک حقیقی تسلیم کرنا چاہیے۔ جو کل کائنات میں، تیرے اندر
 باہر ہر دم، ہر جگہ موجود جانا چاہیے۔ خودی چھوڑ، خدا
 دیکھ، فقیر خانی الصفت کا نام ہے اور تیرے دل کی تصدیق

کسی کامل سچے با خدا صوفی صفا سے تعلق پیدا کرنا قبلہ شناسی کے
 بجائے یہ سب کچھ اللہ کریم کی مہربانی و اذلی عنایت سے کام
 لیتا ہے۔ فقیر مسکین خالص عقیدہ و پختہ ارادہ رکھنے کی دعوت
 دیتا ہے۔ نہ کہ اپنی طرف۔ اللہ آپ کو نیک بخت
 کرے (آمین)

۲۵

اے طالبِ حق! درویشِ مسکین با کرمِ حقیقی محبوبِ پاکِ ذات
 اللہ رب العزت سے تمام مرسل پیر فقیر اپنا اور مومن۔۔۔ مرد
 مومن عورتیں سب کا خیر مانگتا ہے اب اپنے آپ کو دیکھو کہ
 تو کیسے اس حقیقی محبوب کی عنایت و رحمت خیر سے خالی رہ سکتا
 ہے۔ بشرطیکہ نا امید نہ ہو اور نا امید وہ شخص ہوتا ہے جس کی نیت
 نیک، صدق یقین ایمان کمزور ہو جیسا کہ عوام الناس انسانوں
 کو سکھ عیش اور آرام ملتا ہے۔ تو کہتے نہیں ہم پر اللہ کا بڑا فضل
 ہے اور جب اللہ کریم سے آزمائش کے لئے کوئی مضیبت ڈالتا ہے
 تو دل بدن و مال پر تو نا امید ہو کر اس کے دروازے سے سرکش
 ہو جاتے ہیں مگر عاشق ایسا نہیں جانتے؟ اور عاشق کو یار کے
 در و عشق کے سوا یا دیدار کے سوا نہ کچھ چاہتا ہے نہ کچھ دیکھتا

اے عزیز! آپنے اس کی رضا پر راضی رہنے کی دلیل دی ہے
 اور اسی پر ہمیشہ قائم رہنا چاہیے تا آنکہ اللہ رحمن آپ کو
 اپنی مہربانی لطیف رمزوں سے ہم خیال کرے۔ اس عاجز
 فقیر کی دعا ہے۔ قبول فرمے والا بڑا شفیق ہے۔ مگر بے درد
 بندہ نہیں جانتا کہ اللہ مجھ میں ہی ہے یا اس دل دم کے ساتھ
 ہے۔ وہ دانا بننا کہیں پوشیدہ نہیں ہے۔ جو موجود ہے
 کبھی غیر موجود نہیں وہ دانا ہے۔ بندہ نادان ہے۔

خلق فنا خالق بقا لا الہ الا اللہ
 ہر جا وسدا ایک اللہ لا الہ الا اللہ

سادھو سمرن خاص کرت ہے نام رام کی پوجا رے
 اس کلام کی تشریح جو سخی مادی محبوب پاک نے کی ہے آپ
 کا فرمان ہے۔

کہ سادھو جس کا منہ اس خالق کائنات کی طرف ہے وہ
 اپنے دل دم دھیان میں اللہ اور نام اللہ کی ہستی کی پوجا
 کرتے ہیں۔ جو حاضر ہے کبھی غائب نہیں۔ اس کی ذات پاک

کل کائنات میں ، ظاہر و باطن ہر صورت میں بے صورت لا محدود
 کل کا معبود کل شئی قدیر۔ یعنی ایک اللہ ہے دو جا کوئی نہیں
 مجتہد جو بات کرتا ہے روح سے کرتا ہے اور روح ذات
 حق پاک کے اپنے آپ انسان بن کر زندہ نہیں رہ سکتا اس
 تن من میں وحدت خدا واحد خدا کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا
 میں نے اس کو ڈھونڈا تو مجھے سخن اقرب یقین آیا کہ اللہ اور
 اللہ کی کلام ، حق لازوال ، کمال بے انتہا ، یعنی اپنی کلام سے بندہ
 کو باطن کی راہ دکھاتا ہے۔ دل کی مراد پوری کرنے کے لئے

دل پر ہی اپنی ذاتی تجلیات فرماتا ہے اس کا کوئی نشان نہیں
 ہر نشان سے اونچا ہے۔ واحد ہوا شریک کا شان ہر وقت بے
 پایاں ہے کل کائنات ازل سے حق پاک کی۔ اپنے خالق اکبر کی
 تعریف میں ابد تک لگی رہے گی مگر پوری تعریف کوئی نہیں کر
 سکتا۔ صاحب اپنی شان میں سب سے بلند ہے اپنے فضل و
 رحم میں آکر رحمن الرحیم ہوا۔ رب کریم جیسا کوئی کریم نہیں
 جس نے رحم میں آکر خلق اپائی۔ روح پیدا کئے یعنی اپنا ایک
 کام کیا۔ کل کام قادر کے اختیار میں ہے جو کل مخلوق کا محافظ
 موت و حیات کا مالک ہے۔ یہ تن من جان جہان۔ مسجد
 مندر مڑھی مکاں کل جز پر قادر ہے ہر وقت موجود
 دم دم سجد رب العالمین کو ہے۔ گنگا جائے تیرہ جائے

کتے جائے یا مدینے جائے۔ مگر وہ مولا کریم من میں ہی کھو جا جا
 سکتا ہے سُن یعنی حال میں آکر اپنے اندر کی سرت سنبھال۔ اس
 معنی میں بے خود یعنی نہیں کوئی میں آکر اس میں کے معنی کو
 پہچان، ہستی سے نکل کر لامکاں بے نشاں ہو جا۔ اپنے سانس
 سر یہ میں قدرت خدا کی ہے۔ اور یہ پریم سے جہاں پیدا کیا۔ کن
 فیکون بین کی طرح ایک آواز نکالی۔ جو کل موجودات میں گونج
 رہی ہے۔ آپ ہی گرو آپ ہی جوگی، آپ ہی اپنے سر لیاں
 طرح طرح کی نکالتا ہے۔ تن من میں وہی سکھاتا ہے جو گیت گاتا ہے
 اپنا رخ اللہ کی طرف سیدھا رکھنے والا سادھو، الہی محبت کے دریا
 میں اس سے صنم کے ساتھ مل جاتا ہے جس پر چاہتا ہے ازل
 عنایت ہمیشہ کے لئے اپنے رحم و کرم سے نواز دیتا ہے روح میں
 اپنی محبت ڈالتا ہے۔ جان میں حقیقی محبت کی آگ لگتی ہے۔
 جب ایسا ہوتا ہے تب وہ حقیقی محبوب نہایت رحم کی نگاہ سے
 دیکھتا ہے اس صنم کی یہ آگ جو کسی پانی سے بجھ سکتی۔ اگم یعنی
 نہت بے انت ہے۔ لکن ہمیشہ کے لئے ہے جس میں موت جاتی
 ہنسنا رونا جل گیا۔ جو خدا سے جان پیاری کرتا ہے یا اس کی راہ
 میں سرقربان نہیں کرتا وہ خدا کا چور اور باغی کہلانے کے سوا
 اور کچھ نہیں عاشق اللہ کی ہستی ثابت کرنے کے لئے دکھ درد
 یعنی سولی چڑھنے کو، خوشی سے نازاں ہو کر اپنے آپ کو خدا کے

اختیار میں دے دیتے ہیں۔ تب وہ بندے کو گرو دیتا ہے۔ قطب
یعنی ایک جگہ پر اپنی حفاظت کی پناہ میں قائم رکھتا ہے کل اندر
کلمہ کے اندر، روح سبر کے اندر پارس کے ساتھ مل کر ہر دھات
سونا ہو جاتی ہے۔ بے روپ کا روپ کوئی نہیں۔ فقیر اس کی
رضا جوئی کا روپ دھار کر اس کی وحدت میں آکر جدائی و
فراق کو دوب دیتا ہے۔ اللہ باقی۔ ومن کل فانی

(۲۸)

اے عزیز جان! آپ کی دلی توجہ اپنی حقیقت پر ہونی چاہیے
یکتا چاروں طرف آگ ہو۔ تو جو یا ہر وقت ہر دم ہر حال میں
اس مالک الملک اللہ کریم کو صدق یقین سے بلا خوف و خطر دکھ سکھ
میں ساتھ سمجھنے والا شخص ہر بلا سے نجات پاسکتا ہے۔ یہ دنیا تو
پہلے ہی سے آنے جانے والوں کے لئے مسافر خانہ بنی ہے جس نے
دنیا سے دل لگایا وہی ذلیل و خوار ہوا۔ خدا کے نزدیک سرساجد
دل صاف خیال پاک شک گمان سے دور، وہم اندیشوں سے
نکل کر، اپنی خودی سے خالی ہستی حقیقی مالک محبوب سے باقی
باللہ، اندر باہر اللہ رحمن و رحیم ہے۔ بندہ مسکین کی دعا ہے
اے میرے اللہ رسول! تو اپنے مخلص مسکین درو مند، سچے
طلبوں پر ہر وقت شفقت کی نگاہ رکھ۔ ہر ایک درو حال والو

کی رہنمائی و مشکل کشائی آپ کی ذات پاک کی مشیت دہربانی، فضل
ازلی، قرب محبت، احسان عنایت، عطا ابدی، کل کائنات
تیرے واسطے ہے۔ میں مخلوق تو خالق ہے میں بندہ تو مالک ہے
صدقہ پیارے پاک رسولوں کا، محبوب سچے مقبولوں کا۔ بخشش
الہی سب خطائیں، سنتے ہو تم ہر دل کی دعائیں۔ اے عزیز
اپنی دل پہنے روح جسم کو اور تمام کام سپرد خدا کر کے ہر آفت سے
نجات پالے۔ تاکہ زندگی محبت الہی وحدت میں بسر ہو جائے۔
اللہ توفیق دے اپنی حفاظت میں رکھے (آمین)

اے طالب الحق! تو اپنی پہچان کر تاکہ تجھے اپنی حقیقت
معلوم ہو جائے۔ یا تیرے اندر رہتا ہے یہ طریقہ اپنی
خودی سے خالی ہو کر خدا سے ملنا ہے میں فقیر وہ بادشاہ ہر
چیز میں خدا کے سوا کوئی نہیں، سچائی صفا، ربانی دل کو
ربانی صحبت سے حاصل ہوتی ہے جب چاہتا ہے اپنے
بندے کو اپنا دیدار بخش دیتا ہے۔ جب اللہ کریم اپنے بندہ کے
حق میں نیک ارادہ کرتا ہے تب طالب خود بخود سعادت مند
نیک خیال ہو جاتا ہے پھر عاشق اور محبوب کی مرضی منشا دونوں
طرف سے ایک ہو جاتی ہے۔ میں نے محبوب کے عشق کو

ازل ہی سے سرچشم خوشی سے قبول کیا اس عشق نے مجھے ہمیشہ کے لئے حقیقی محبوب کے ہاتھ میں میرا سر سپرد کر دیا اب اچھی طرح سے جان لیا کہ میں تو ازل ہی سے اپنے یار کے اختیار میں ہوں۔ وہ پاک ہے۔ میں خاک ہوں مجھ پر اسی کا قدم ہے اس دم دل میں دوسرا کوئی نہیں، غیر سے توبہ، میں تجھ سے فقط تجھے ہی دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو سب سے بلند ہے تیری ذات صفات قدیم بے مثال موجود عین حیات ہے میں بندہ ہوں تو مالک ہے تیری وحدت میں کوئی شریک نہیں تو اپنے ارادے حکم سے جیسا چاہتا ہے بنا دیتا ہے تو کل کائنات میں ظاہر و باطن ایک بادشاہ اول آخر بقا ہے۔ تیرے سوا کون ہے کوئی نہیں۔ تو نہایت مہربان ہے۔ میں تیرا پیدا کیا ہوا انسان ہوں جو ہر صورت تو ہی راضی رکھ سکتا ہے۔ یہ خیال تمہارا ہے تو ہی سب کا سہارا ہے۔ (وبالذہ التوفیق)

۳۰

اے عزیز! یاد رہے کہ بظاہر ان آنکھوں سے دوست کو دوست دور دیکھنے میں آتا ہے دل کی توجہ اپنی حقیقت پر نظر کر کے دیکھو۔ وہ دوست جو سر کی آنکھوں میں نہیں پایا جاتا وہی دوست دل اور دید میں سمایا نظر آئے گا صدق یقین رکھنے والو

کے لئے ۔ رازدار باتیں نکلتی ہیں جو وحدت و توحید حق میں ، غرق ہونے میں ابھارتی ہیں جو شخص اپنی ہستی خودی سے ، یعنی تمام ذاتی خواہشوں سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ اہل اللہ ہوتا ہے حقیقی بادشاہ ، خالق کل کائنات کا ۔ قدیم کریم ایک اللہ ذات پاک ، ظاہر و باطن ہر زمانے ہر جگہ ، یہاں وہاں ہر وقت حاضر ناظر ہے ۔ ہر شے پر قادر ہے کل شئی قدیر ، کل شئی شہید کے معنی و مطلب ، ازل سے اللہ پاک ہم پر قادر ، موت و حیات کا خالق ہر وقت ہمارے ساتھ ہے سب تعریف واسطے اللہ رب العزت کے لئے ہے ۔ اس رحمان الرحیم کی ہر بانی کمال ہونے کے سوا اور اس کی ہر حال صبر و رضا و تسلیم میں راضی رہنے کے سوا کسی کو کوئی چارہ نہیں ہے ۔ میرے حقیقی محبوب کی تعریف ہر زبان بیان سے باہر ہے اور دردِ عشق جس کو ملا اس نے دیکھا وہ مائی باپ سے زیادہ ، کل انسان فرشتوں سے زیادہ اپنے پاکباز ، نیک سیرت بندوں کے ساتھ وعدہ محبت کرتا ہے جو دکھ درد کو منجانب حق تعالیٰ سمجھ کر خوشی سے صبر اختیار کرتے ہیں ۔ سکھ آرام کے قریب نہیں جاتے ، دیکھا نہیں غاروں میں اور یہ جہان سرائے ہے جو آئے گا چلا جائے گا ۔

رہے گا اللہ باقی ومن کل فانی

۳۱

جاننا چاہیے کہ سچا مالک اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے بڑا
 فضل و خفقت رکھتا ہے۔ دل خانہ خدا ہے دل کا سچا دلدار
 مشکل کشا و رہنما سوائے اللہ کوئی نہیں۔ وہ ہر دل کا حال خوب
 جانتا ہے قال نہیں دیکھتا بے حال بے اختیار پر کونہ درد محبت بھر
 دلوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے ہم سب کو اللہ رحمن کی رضا، محمد مصطفیٰ
 کی شفا ہو آمین، و کھ تکلیف میں اللہ سے راضی رہنا چاہیے۔

واللہ التوفیق

۳۲

اے طالب الحق! حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی صفت تمام مخلوق
 پر افضل اور اپنے اختیار کو اپنا اختیار فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں
 آیا ہے و تعز من تشاء وتظل من تشاء اس معنی میں فقیر کلام
 کرتا ہے کہ خدا جس کو چاہے اپنا راہ دکھائے اور دوست بنا
 کر اپنی دوستی اور محبت کی پُر لطف شراب پلائے کیونکہ سب
 سے پہلا اور سب سے آخر، اللہ مالک الملک حسی القیوم قدیم ہے
 اور ہر شے پر حاضر ہونے کا حکم حق ہے۔ جب حقیقی محبوب اپنے کسی
 بندے کے دل میں اپنا عشق سما دیتا ہے تو اس کے منہ سے بے

اختیار حقیقی عشق کے کلمات نکلتے ہیں یعنی حقیقی عشق میں مست و
مدرہوش مست عاشق بن جاتا ہے۔ محبوب ہی عاشق کی خودی غام
ہستی دہموں سے پاک کر دیتا ہے۔ جب ایسا ہوا پھر اس کو اللہ
نے اپنی وحدت یقینی کا پیالہ غایت و یگانگت کا پلا دیا۔ اب
ہمیشہ کے لئے دل راز محرم یار کے احوال میں لگا ہوا ہے خدا کے
بندے اپنے مولا کریم کی رضا مندی میں صبح و شام خوش رہتے ہیں اس لئے
خداوند کریم خود بخود اپنے عاشق کے درمیان پردہ مہم مولا کریم اٹھا دیتا
ہے وباللہ التوفیق

(۳۳)

اے درویش! تو اپنے ارادے سے فقیر سے فقیری کی امانت یا
کسی چیز کی طلب کی ہے مگر جس چیز کی تو طلب کرتا ہے اس کے
بوجھ اٹھانے سے جن ملائک پہاڑ زمین و آسمان سب نے
انکار کیا۔ سو سمجھنا چاہیے کہ ایسے حال کو اپنے آپ مٹانے یعنی فنا
ہونے کے سوا ہرگز نہیں پاسکتا؟ اور سو شیر جتنا جگر یعنی اتنا بڑا
کُتادہ دل ہو۔ تب سمجھے کہ ایک قطرہ عشق سما سکتا ہے اور وہ بھی
جس پر اللہ رب العزت آپ ہی اپنا احسان فرمائے ورنہ کوشش
کرنے یعنی اپنے ارادے سے قابو میں نہیں آسکتا۔

حکایت ... دکاندار سے سودا لینے والے بہت ہیں اور
سودے بھی اس کے پاس ہر قسم کے موجود ہیں مگر دکاندار یعنی

حقیقی یار کو سردے کر ، سر لینے کا سودا نہاردوں میں سے کوئی خرید
سکتا ہے اور سوائے سردینے لینے کے باقی سودے جھوٹے اور نفس
کے حصہ میں واپس آتے ہیں۔

(شعر فارسی)

ایں سرار کمال است بحر وحدت وصال است
نافر نفس گسپیال است راضی راز الست بے مثال است

۳۴

سیرت المحبوب

میرے محبوب کی سیرت عجیب ہے اور چال الٹ ہے وہ
ہر دل کا حال جانتا ہے۔ قال نہیں دیکھتا۔ میرا یار قصائی
کی مثال ہے جو اپنی محبت وفا کی چھری سے عاشقوں کی ہستی
کاٹ دیتا ہے اور عاشق کو اپنا درد عشق دے کر دلوں کا شکار
کرتا ہے۔ اس کی نگاہ تیر تلواروں سے تیز ہے جس کو چاہا مخلص
ہم تن بنالیا اس کے کمال کا انداز کوئی نہیں پاسکتا۔ وہ اپنی ذات
صفات میں ایک ہے۔

۳۵

میرے عزیز جان! جو کچھ آپ کے خیالات ہیں درست

ہیں۔ اور طالبانِ خدا میں ایسی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جن کے کرنے سے سچائی و صفائی کے وصف ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ ہادی سچا سائیں، اپنے صادق الیقین تمام طالبوں کا حقیقی یار و مددگار رہے آپ بڑے خوش نصیب ہیں جو اس رازِ دروِ عشق میں لگے رہتے ہیں لیکن جانِ فدا مردِ ہوتِ حیاتی فرقِ فکر سے نکل کر محبوبِ مرشدِ پاک کے نقشِ قدم پر ثابت قدم رہ سکتا ہے کیونکہ دنیاوی زندگی تو ایک دن کی مثال ہے اور عشقِ ہر پیاری چیز سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ چاہیے کہ وحدت کے دریا میں غوطہ لگائیں اور اپنی مراد نکالیں یا محبوب کے دیدار و مہربانی کی جستجو میں دنیا سے گزر جائیں دنیا کا عیش و آرام تو ان کو ملتا ہے۔ جو لوگ رسوا کئے گئے ہیں۔ عاشقوں کو اللہ کے دروِ عشق سے ہی اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ سب خاصانِ خدا کا یہی راستہ ہے جس کو خداوندِ کریم چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ طالبِ راہ گیر ہوتا ہے دوست آنکھوں سے تو دور ہو سکتا ہے مگر یاد سے ایک لمحہ بھر بھول نہیں سکتا۔ وباللہ التوفیق

(۳۶)

پیغامِ حق

تمام تعریف اللہ ذاتِ پاک خالقِ کائنات کے لئے ہے یہ کلام

طالب و مطلوب کے حق میں ہے۔ اے طالبانِ حق! مریدانِ پیر
 دستگیر عزیزانِ راضی بارضا فقیر! اہل طریقت فقراء سچے سائیں
 کے درویشو! حق موجود اللہ علی مدد عشق سلامت، دعا خیر کرتا ہوں
 نیاز و سلام دیتا ہوں بعد اس حقیقت فقر سے آپ سب کو واقف
 کرنا چاہتا ہوں کہ طالب سچے کی پہچان کیا ہے؟ مرشد کامل کی
 پہچان کیا ہے۔ مرشد کامل وہ ہے جو پیر ہے نہ امیر ہے پس
 فقط فنا فی اللہ فقیر ہے جس کے دل میں اللہ ہے آنکھوں میں محمد مصطفیٰ
 ہے اندر حقیقت باہر شریعت ہے فقیر اللہ کے ساتھ اللہ فقیر
 کے ساتھ ہے گویا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں
 یا میرے سامنے میں یا ر کے سامنے ہوں وہ سائیں میں نوکر
 ہوں جو کتا ہوں وہ سنا ہے جو کرتا ہوں وہ دیکھتا ہے جو کچھ جانتا
 ہوں سب اسی کو جانتا ہوں۔ وہ میرا دوست میں اسی کا دوست
 ہوں۔ وہ مارنے اور زندہ رکھنے پر قادر ہے۔ اے میرے محبوب
 تو دیتا ہے پیار مجھ کو، میں رکھتا ہوں یا ر تجھ کو، میں اللہ سے
 محبت کرتا ہوں اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے قرآن مجید میں آیا ہے
 یحب ہم و یحبونہ ہو ترجمہ! یہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔
 اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔ فقیر، صوفی، با صفا، بے رنج
 بے ریا بے حرص بے ہوا سوا اللہ سب سے فانی ہونے کا نام ہے
 حق موجود باقی نابود۔ آپ طالب کی طرف آئیے سچا

طالب وہ ہے جو سوا اللہ دنیا و عقبی دونوں جہان سے منہ موڑ لے۔ زنگ و بو، نقش نما ہر شی سے دل ہٹا کر حقیقی محبوب سے جوڑ لے۔ اپنا کلی اختیار اللہ کی رضا مندی پر چھوڑ دے طریقت میں ثابت قدم رہے گا۔ خود پسند نفس پرست انسان، حرص ہوا میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے مرجاتا ہے یہ خود پسند طالب دنیا لوگوں کا حال ہے اللہ کے طالب کو چاہیے کہ اہل دنیا سے نفرت اہل اللہ سے محبت کرے کیونکہ اہل دنیا جھوٹے اور اہل اللہ سچے ہوتے ہیں جو طالب چار یار کی طرح مرشد مطلوب پر تیار ہو جائے تب ہستی خودی دوئی و غامیٹ جاتی ہے۔ اب نہ نزدیکی رہی نہ دوری یہ دوستی ہے پوری۔ جب رضا ایک ہو گئی تب طالب ۱۰۔ دونوں ایک ہے کیونکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے جیسے عاشق و محبوب

دونوں کا عشق ایک ہے۔ عشق میرا مرشد ہے میں عاشق ہوں اللہ میرا محبوب ہے۔ عاشق ہونا آسان ہے مگر یار کے درجہ دلبروں کا بار اٹھانا مشکل ہے اللہ اپنا عشق لگائے تو لگتا ہے نہیں تو جھوٹا مکر ہی سمجھتا ہے۔ طالب ادب حیا و وفا والا ہے تو یہی سچا طالب نفس پر غالب آتا ہے۔ امارہ نفس شیطان ہے مطمئن انسان ہے نفس امارہ دنیا دار کا، مطمئن فقیر کا ہوتا ہے۔ دنیا دار کا شریر فقیر کا فرار پذیر ہوتا ہے۔ دانا دانا ہے نادان نادان ہے۔ نادان وہ ہے جو ظلم کرتا ہے اپنے آپ پر، دانا وہ ہے جو رحم کرتا ہے

اپنے آپ پر، لطیف عقل، با سمجھ وہ ہے جس پر اللہ کریم مہربان ہے۔ جاہل بے سمجھ وہ ہے جس پر خدا ناراض ہے۔ طالب اللہ محمد مصطفیٰ کا درویش عارف با عرفان دانا ہوتا ہے۔ طالب دنیا عقبی جانور کی طرح مجہول۔ انسان نادان ہوتا ہے۔ دنیا جھوٹ فریب کے سوا اور کچھ بھی نہیں، اللہ ذات حق سبحانہ، قدیم ہمیشہ حی القیوم بقا ہے اور دنیا باطل ایک تھوڑا وقت ہے بعد ہمیشہ فنا ہے۔ وقت گزر جانے کا نام ہے۔ مسافر بھی گزر جانے کا نام ہے۔ اس جہان میں ہم تم سب اللہ کی طرف سے آئے اور اللہ کی طرف جانا ہے اہل دنیا شیطان کے بندے ہوتے ہیں اہل اللہ اللہ کے بندے ہوتے ہیں۔ اپنے آپکے دل، ارادے خیال کو دیکھو! کہ دل نیت اللہ کی طرف ہے یا دنیا کی طرف ہے؟ خلق کی طرف ہے یا خالق کی طرف ہے۔ یہ دوراہہ دو راستے ہیں۔ انسان وہ ہے جو اللہ کی طرف جائے۔ شیطان وہ ہے جو دنیا چاہے اور دنیا کی طرف جائے اے انسان تو اپنے آپ کو کس طرح دیکھتا ہے۔ اللہ سچا ہے سچوں کو پسند کرتا ہے۔ دنیا جھوٹی ہے اور جھوٹوں کو پسند کرتی ہے دنیا دار، فضول مغرور، فقیر مقبول، منصوبہ ہے۔ اللہ نور محمدؐ ظہور ہے۔ درد مند دل کے ساتھ بے دردوں سے دور ہے جاری فیض درازی ہے اللہ ہم تم سب پر راضی ہے۔ حق موجود ہے باقی سب موجود ہے۔ یہ پنجم ختم کلام۔

معلوم ہونا چاہیے نفسانی خواہشوں کو روکنا ہی اپنے نفس کا حق
 ادا کرنا ہے۔ دنیا دار کے لئے دنیا اچھی اور فقیری بُری ہے لیکن
 فقیہ کے لئے فقیری الہی رحمت اور دنیا داری چھری ہے طالب دنیا
 کے لئے۔ درد محبت مذاق اور خواہش ہے طالب اللہ کے لئے
 درد عشق دونوں جہان سے افضل و شرافت ہے دنیا دار واسطے مال
 اولاد، عزت اور فقیہ کے لئے فتنہ فساد و مصیبت ہے طالب عقی
 طالب دنیا فقیہ کے دشمن ہیں۔ طالب اللہ، طالب عشق فقیہ کے دوست
 و سجن ہیں۔ نفس پرست متکبر و مغرور ہوتے ہیں اس لئے شیطان
 کے قریب اور خدا سے دور ہوتے ہیں۔ چونکہ خود پرست شیطان
 خدا پرست انسان ہوتا ہے۔ اہل دنیا بے وفا ہوتا ہے اور اہل اللہ
 با وفا با سخا ہوتا ہے۔ دنیا دار مکاتہ غدار اغیار ہوتا ہے۔ اہل اللہ
 ولد ارغما ریا ہوتا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ ظاہر میں دنیا دار باطن
 میں فقیہ ہوں۔ نفس کو محنت و مشقت میں ڈال کر خدا کی یاد میں
 کھڑا رکھیں۔ نہیں تو یہ دیو کی طرح بُری بلا ہے۔ اللہ کریم آپ کو اس
 کے ساتھ مقابلہ کرنے کی توفیق دے اور اس کی ناکردہ خواہشوں سے
 شناسا کرتا رہے (آمین) یہ باتیں نفس کے خلاف ہیں مگر روح
 کے موافق اور اللہ سے قریب کرنے والی ہیں سچ کڑوا تو ہوتا ہے

مگر ممکن ہے۔ وباللہ التوفیق

(۳۸)

اے عزیز! یہ جہان دکھ تکلیف کا گھر ہے۔ چند روز رہنے کی جگہ ہے۔ اور آخرت ہمیشہ کے لئے ہے۔ یہاں جو شخص ہر کام جدوجہد اللہ پاک کے لئے کرتا ہے وہاں جنت میں ہمیشہ لطف لیتا رہے گا اور جو محض اپنی ذات کو سکون دینے کے لئے عبادت اور مجاہدہ مصیبت بھیتا ہے وہ یہاں بھی عذاب میں، وہاں بھی عذاب میں، یعنی سوائے رضاۃ الہی کے اپنی خواہشوں پر چلنے والا دنیا میں بھی رسوا اور آخرت میں بھی رسوا کیا جاتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ کریم کی مہربانی بغایت و رضا مندی کے سوا انسان جو کچھ بھی کرتا ہے سب اس کے لئے عذاب بن جاتا ہے آیات قرآن پاک میں آیا ہے۔ کہ جو بندہ بن دیکھے اپنے اللہ جل شانہ سے ڈرا، یا سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کا ٹھکانہ جنت ہے، چاہیے کہ بندہ ہر وقت اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے رو برو سمجھے۔ کیونکہ ہر حق ہو بہو موجود ہے اس لئے عاجزی اور انکساری کے ساتھ دل اور سر نواٹے رکھے یعنی خود پرستی چھوڑ کر خدا پرست ہو جائے لیکن یہ اللہ مالک کی مہربانی و فضل جب تک نہ ہو تب تک بندہ کسی آفت سے نجات نہیں پاسکتا۔ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے عذاب

کرے۔ چاہے بادشاہ کرے۔ چاہے گدا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یتیم
 مسکین، باعشق، بادر، غریب و ردیش انسان پر اللہ رحم بڑا
 مہربان رہتا ہے وہ اپنے لطفِ عنایت سے اپنے عاشقوں، مشتاقوں
 درو مندوں، صوفی قلندروں، سالکوں، مستوں، مجذوبوں،
 عارفوں کو اپنے دیدار سے سنوار کر سرفراز رکھتا ہے وہ ہمارے
 ساتھ ہے جو فضل و راز رکھتا ہے راضی فقیر اللہ کو دل کا محرم راز
 رکھتا ہے۔ اللہ کاف بصد ہو۔

(۳۹)

اے عزیز! آپ نے بڑی پریشانی ظاہر کی ہے لیکن یہ اپنی
 ذاتی غرض اور نفسانی خواہشوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے پریشان
 ہو رہے ہیں جانتا چاہیے کہ جو قسمت تقدیر میں ہے وہی ملے
 گا ہر کام ہر وقت حق تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے بندہ کو جہاں نواز
 میں رکھے گا اسی انداز میں رہے گا۔ خداوندِ کریم نے کوئی چیز بے
 مقصد پیدا نہیں کی اس لئے کسی کو بُرا نہ سمجھو اور اپنے پرانے ہر ایک
 انسان سے بنا لالچ نیک سلوک کرنا چاہیے چاہے وہ دشمن ہو، ہمسلم
 ہو یا غیر مسلم کسی کی عیب جوئی مت کرو ان باتوں سے خدا راضی
 نہیں ہوتا۔ اصل انسان مفرد و بخیل ہونے کی وجہ سے بے خلق
 ہوتا ہے۔ اور جتنا اپنے حقیقی مالک کے آگے عاجزی و انکساری

اختیار کرے گا۔ اتنا زیادہ خلیق ہوگا۔ اللہ کریم کے طالب کو اللہ ذات پاک کی یاد و رضا مندی پر راضی رہنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں اللہ ہادی رحمن آپ کو اور ہم سب کو نیک بخت کرے۔ بُرے خیالوں سے بچائے بھلے کام کرنے کی توفیق دے (آمین) نفس کی مخالفت اور روح کی موافقت کرو۔ یہ حق سچ بات ہے کہ اللہ کا دوست اپنے امارہ نفس کا دشمن ہوتا ہے۔ اپنے آپ سے منہ موڑ کر یعنی ذاتی عرض اختیار کو چھوڑ کر اپنے حقیقی محبوب سے دل جوڑ لے۔ اللہ کافِ لیبہ ہو

(۴۰)

اے عزیز! مجھے اللہ ہادی نے جہالت سے نکال کر سادگیت ساکیت و درد حال میں رکھا ہے میں سوا اللہ رسول و مرشد مقبول سخی قلندر علی و تمام اہل اللہ بغیر اور کچھ نہیں جانتا۔ جو آپ کے دلوں میں پیدا ہوتا رہتا ہے۔ وہ خدا خوب جانتا ہے طالب ہو یا غیر طالب ہو ہر کسی کے قول و فعل سے سچ و جھوٹ کی پہچان ہوتی ہے طالب اگر منہ نہ موڑے اور حق کا طالب ہے تو جلد یا بدیر منشا ایزدی سے اچھا ہو جاتا ہے فقیر کسی سے بھی نہ کبھی ناراض ہوا ہے اور نہ ہوگا چونکہ ہر کسی نے اپنی اپنی نیت و اخلاص کے مطابق مقصد و مراد حاصل کرنی ہے ہمارا کوئی غیر نہیں۔ نہ میں کسی کا شریک ہوں فقیر کو چاہیے کہ تمام مخلوق سے زیادہ خلیق

حق پر قائم ، اپنی عزت ذلت سے فنا ۔ اللہ سے باقی ہو ۔
 آئندہ کے لئے آپ اور ہم کو چاہیے کہ گزری ہوئی باتیں بھدویں
 اور آپس میں اچھے اخلاق اور ادب سے پیش آئیں اور کسی بات
 میں نفاق و حسد نہ دیکھیں ۔

اے عزیز ! چند سانس جو باقی ہیں وہ اللہ ہادی کی یافت
 و محبت میں گزر جائیں تو الحمد للہ وباللہ التوفیق

(۴۱)

اے عزیز ! تو میرے خیال میں ہے ۔ خداوند کریم آپ کو ہر وقت
 خوشحال رکھے (آمین)

اللہ کے طالب کو یہ سمجھنا چاہیے کہ حق تعالیٰ ہر لحظے ہر وقت
 میرے ساتھ ہے ۔ ایک دم بھی جدا نہیں ۔ صاحب اپنے بندے
 کو خوب دیکھنا جانتا ہے ۔ وہ جس حال میں رکھے اسی پر راضی ہوتا
 ہی خدا کو راضی کرنا ہے ۔ آپ ظاہر میں دور ہیں مگر حقیقت میں
 قریب ہیں ہر اپنے اختیار کو اللہ کے اختیار میں دینا ہی نیک بخت
 ہونے کی نشانی ہے جیسا کہ پیدا ہونے سے پہلے تھا ۔ اپنی قسمت
 پر راضی رہنا منشاء ایزدی پر راضی رہنا ہے ہم کو اپنے حقیقی
 مالک اللہ کریم کی محبت و یافت میں محور رہنا حق ہے ۔ باقی سب
 شک ہے ۔ رب العزت آپ اور ہم سب فغراء پر رحم و کرم

فرمانا رہے (آمین)

کیونکہ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
مشکل میں صبر۔ نعمت پر شکر گزار رہنے کی توفیق اللہ رحمن
عطا فرمائے۔ (آمین)
اللہ کافی علی، بنی شافی۔ وافی ہے۔

(۴۲)

طالب الحق آپ نے جو درد بھرے دل سے صحبت و دیدار سے
دور ہونے کا اندوہ ناک اظہار کیا ہے یہ اللہ جانتا ہے کہ واقعی عارضی
طور ہم بظاہر ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اے میرے عزیز!
جب آپ اللہ کریم کے لئے سچے فقر سے روحانی پیوند ہو چکے تو پھر
میرے دل سے کیسے دور ہو سکتے ہو۔ جان لو کہ ایک سے جب دو
ہوئے۔ پھر لطف یکتائی مہنیں۔ اس لئے فقراء میں فرقت کی رسم
آئی ہی نہیں۔ ہاں یہ سر کی آنکھیں تو ضرور یا رکود دیکھنے کیلئے ترستی
ہیں لیکن جب بندہ کو اللہ کریم کی رضا پر راضی رہنے کے سوا کوئی
چارہ ہی نہیں تو پھر اس کی مرضی منشا کے خلاف چلنا بھی ہمیں ہرگز
گوارا نہیں۔ آپ ادا اس نہ ہوویں۔ خدا کے ساتھ ہر حال
میں خوش راضی رہنا کریں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا رہتا ہے آپ کو چاہیے
کہ اس کے کسی فعل میں کوئی دخل نہ دیں۔ خاصانِ خدا کی یہ عادت

ہوتی ہے کہ بنی ہو کیا ولی سب اللہ کی دوستی و رضا پر قائم رہتے
ہیں دوستی موافقت کا نام ہے نہ مخالفت کا۔ آج تمام دنیا و خلق
گمراہی میں پڑ چکی ہے اور محض نفسانی خواہشوں کی پیروی میں ہیں
بن کر اپنے خدا سے غافل ہو گئی ہے اس لئے قیامت آنے والی
ہے دنیا فنا ہونے والی ہے وہی سلامت رہے گا جو باتمام ہی
اپنے اللہ کا ہو جائے گا۔ حق بقاء ہے باطل فنا ہے رب العزت
آپ کو اور ہم کو وہ کام کرانے جو اس کو محبوب ہیں اور وہ جو دنیا و
آخرت میں نجات کا باعث ہوں۔ وباللہ التوفیق

(۴۳)

اے عزیز! آپ کو چاہیے کہ کلام اللہ سے بامعنی واقف ہوں
اور اللہ رسول کی فرمانبرداری عبادت و اطاعت میں توجہ با توجہ رہیں
اور روحانی زندگی حاصل کریں۔ کیونکہ دنیا فانی ہے آخرت باقی ہے
نیک خوانسان وہی کرتے ہیں جو آخرت میں کام آدے اور اللہ رسول
سے دوستی اور اسی پر کامل بھروسہ رکھیں۔ چاہیے کہ ہر شے سے
دل ہٹا کر حقیقی مالک سے لگاؤں اللہ کریم توفیق عطا فرمائے
(آمین)

(۴۴)

اے طالب الحق! سب سے ضروری بات آپ کے لئے یہ ہے
کہ طالب کو اپنے عقیدے و صدقِ یقین کے مطابق فقیر مرشد سے

فیض مل جاتا ہے لیکن جانا چاہیے کہ جن باتوں پر اللہ کریم راضی ہوتا ہے وہ کرنی چاہیے اور جن باتوں کے کرنے سے خدا ناراض ہوتا ہے ان سے ہر صورت بچنا چاہیے یعنی پس ، حق ، انصاف ، ادب و حیا ، رحم و سخا کرنے پر خداوند کریم خوش ہوتا ہے اور جھوٹ فریب ، چٹلی ، چوری ۔ ایسی بری باتوں پر اللہ غضب ناک ہوتا ہے۔ حلال کھائیش حرام سے بچیں اور عجز و انکساری کے ساتھ اپنے رب العزت کے آگے سرسجدہ میں رکھ کر فضل و رحم اور گناہوں سے معافی مانگتے رہا کریں۔ بندہ کو اللہ کریم سے نیک خو ہونے کی توفیق مانگنی چاہیے۔ رب رحمن آپکو توفیق دے دینک نجت کرے۔ (امین)

(۴۵)

اے طالب الحق ! آپ نے جو کچھ اپنے صدق و یقین سے مرشد کو جان لیا ہے وہ آپ کے خیال کے مطابق درست ہے لیکن جو مرشد کہے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اے میرے اللہ کریم کے طالب عاشق ! آپ پر اللہ رحمن سدا راضی ہو ! غور سے جانتا چلیے کہ حق پاک کو دنیا میں سر کی آنکھ سے نہ کسی نے دیکھا ہے اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔ بس جس کو خداوند کریم نے چاہا اس نے تصدیق تحقیق و تسلیم میں کامل یقین کے ساتھ ، دل کی آنکھوں

سے دیکھا۔ بے شک حق اندر باہر موجود ہے وہ بے رنگ ہر رنگ
 میں سمایا ہے۔ جو سب میں ایک ہے وہ وہم خیال سے بالاتر ہر مثل
 میں بے مثل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ مرشد مجاز بندہ ہے۔ حقیقت میں
 اللہ ہے۔ باطن اللہ، ظاہر محسوس ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میں
 خدا نہیں ہوں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوں۔ میں اپنے اختیار
 میں نہیں بلکہ سراپا اس کے اختیار میں ہوں جو کل مخلوق کا خالق و
 مالک ہے میں انت ہوں وہ بے انت ہے۔ میں مثل ہوں وہ بے
 مثل ہے۔ میں بندہ ہوں وہ رب ہے میں فقیر ہوں وہ بادشاہ
 ہے۔ میں اس کے رحم و کرم کا محتاج ہوں وہ لا محتاج ہے۔ میں
 کچھ نہیں وہ سب کچھ ہے۔ سائیں جو چاہے کر سکتا ہے میں مفعول
 ہوں وہ فاعل ہے۔ مفعول کا ہونا نہ ہونا ایک جیسا ہے۔ فاعل
 کا ہونا باقی دیکھتا ہے میں عاشق وہ محبوب ہے۔ میں طالب وہ
 مطلوب ہے۔ میں ساجد و مسجود ہے۔ وہی مقصد وہی معبود ہے
 اللہ ظاہر باطن حاضر ناظر ہر شے پر قادر ہے۔ اللہ لطف کرنے والا
 خبردار ہے۔ وہی دوست وہی دلدار یار مددگار ہے۔ اللہ ہی پیدا کرنے
 والا، مارنے والا، اللہ ہی چلانے والا ہمارا پالنے والا۔ پروردگار
 ہے۔ یہی الٰہی اقرار ہے اس پر راضی اور آپ کو کیا انکار ہے۔
 اب عبارت سے معنی کی تحقیق میں آویں۔ رب العزت سے
 باطن میں ربط قائم رکھیں۔ اور اس کے آگے ہر وقت عجز و انکساری اختیار

کریں ۔
کلام ختم شد

(۴۶)

اے عزیز! سمجھنا چاہیے کہ طالب دنیا عقبیٰ اور طالب اللہ پاک کے برابر نہیں ہیں ۔ جیسا کہ خود پرست اور خدا پرست ۔ اندھا اور آنکھوں والا ، جاہل اور دانا ، روشنی اور اندھیرا ، بے مرشد اور مرشد والا ، بے سمت اور سمت والا ، بے وفا اور وفادار ، یار اور اغیار ، بے عشق اور باعشق ، عاشق اور نا عاشق ، درد مند اور بے درد ، پہنچا ہوا اور ناپہنچا ہوا ، مرد نامرد ، گرم اور سرد ، کڑوا اور میٹھا ۔ سچا اور جھوٹا سب ایک جیسے نہیں ہیں تمثیل بہ خدا پرست کے سوا مرشد کے سوا ، طالب اللہ کے سوا ، درد اللہ کے سوا ۔ مرد خدا کے سوا یعنی باشریعت باطریقیت باحقیقت ، با معرفت کے سوا سب خوار و ذلیل مثل شیطان انسان حیوان ہیں یعنی حریص ، لوجھی ، لالچی ، نفس پرست ، سب خدا سے غافل ہونے کی وجہ سے مکار اور غدار ہوتے ہیں جو دنیا زن ۔ زن نفس شیطان کی خواہش میں لگے ۔ ان سے اللہ بالکل بے پرواہ ہے اور جو اللہ کو چاہے ۔ اے اللہ کیوں نہ چاہے ۔ ایسا قرآن میں فرمان ہے اس آخر زمانہ میں تمام خلق خداوند کریم کی یاد چھوڑ کر محض حرص دنیا اور اپنی پوجا میں لگ چکی ہے ۔ زبانی طالب ہونا آسان ہے جانی و

حقانی طلبگار ہونا۔ مرشد میں فنا فی مرشد ہونا درد مندوں کے لئے آسان
 اور بے دردوں کے لئے مشکل ہے یہ جہان دنیا فانی ہے۔ جو فنا کے
 ساتھ لگا وہ فانی ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ ہر شے سوا اللہ بے کار ہے
 مطلب یہ کہ اپنی خودی ہستی سے دل کو خالی کرنا اور حق تعالیٰ سے خود
 بخود لگانا چاہیے اور یہ سب اللہ کریم کی مہربانی لطف اور فضل پر
 مدار ہے۔ اللہ کریم آپ سب فقراء پر لطف و فضل فرمائے (آمین)
 حرص نفس اور دنیا داری آپ کو یہاں فقیر کے پاس آنے نہیں دیتی۔
 نہیں تو عشق والوں کو کون روکے۔ یاد رکھو! موت ہر سر کے
 اوپر کھڑی ہے۔ عمر اور وقت پتہ نہیں لگے گا اور گزر جائیں گے تو پھر
 مرنے کے وقت بھلا کیا کرو گے؟ اگر جیتے نہ مرا تو جان کے یہاں آئے
 ہی نہ تھے، دو تلواریں میان میں دو خربوزے ایک ہاتھ میں نہیں آ
 سکتے۔ بیک طرف ہونا چاہیے یا اللہ کی طرف یا دنیا کی طرف، یا فقیر
 ہو۔ یا دنیا دار نہیں تو سولہ اللہ۔ میں ہوں سب شے سے بیزار
 راضی ربی دم
 ختم کل کم

(۴۷)

حقیقت یہ ہے کہ یہ میمن عاجز فقیر اتنا آپ کو پیارا نہیں جتنا
 کہ تجھے اپنی جان و خودی پیاری ہے۔ نہیں تو خود روائی و خود غرضی
 چھوڑ کر اس نمانے کا قدر کرتے۔ ہادی پاک اس درد مند کو زبانہ

خوشامد۔ اور دلوں بجانوں ایشیا یعنی قربان ہونے والوں کی خوب
 پہچان عطا کی ہے۔ اپنے اپنے حال مطابق ہر شخص آپ کو سیدھے
 رستہ یعنی حق پر سمجھتا ہے۔ مگر درست سو ہے جو اللہ محمد کی محبت
 میں قرآن پاک اور حدیث کی موافقت میں درست ہووے اور اللہ
 ہادی کی دوستی کے سوا کسی کو دوست نہ رکھے۔ اس عزیز نہانے
 کی حقانی طالبوں کیلئے تہ دل سے دعا ہے کہ اللہ رحمن آپ سب فقراء
 کو اپنی عنایت ازلی کے ساتھ نوازے اور قرب و لطف سے خوش قسمت
 و نیک بخت فرمائے۔ (آمین)

(۴۸)

اے عزیز جان! جس حال میں میرا پاک پروردگار رکھے جب
 بھی کوئی تکلیف سر پہ ڈالی جاتی ہے۔ تو اللہ کریم کی دی ہوئی توفیق
 کے مطابق میں اپنی مدد آپ کر لیتا ہوں۔ مشکل کو مشکل نہیں جانتا بلکہ
 جان جس کی ہے اس یار کے آگے پھینکنے کے لئے تیار ہو جاتا ہوں۔
 میرا درد و خدا اور عشق ساتھی ہے اس کے سوا کوئی علاج نہیں۔
 بہت سفر کر چکا ہوں اب اس پردہ سے نکل کر اپنے اصل وطن کے
 قریب جا رہا ہوں۔ عمر بہت گزر چکی ہے محو طری رہ گئی ہے یہ عمر
 مرنے کے لئے ہے۔ وہ عمر ہمیشہ جینے کے لئے ہے جو شخص اس
 محو طری عمر میں اپنے اللہ کریم کے ساتھ ہوگا۔ وہاں ہمیشہ کے لئے

اللہ اس کے ساتھ ہوگا۔ اے میرے عزیز جان! اللہ رحمن آپ پر
 ہمیشہ مہربان رہے تمہاری اور ہماری سب خطائیں معاف فرمائے اپنی
 رحمت و بیع میں آپ اور ہم سب کو ڈھانپ لے اور ہر دم و دم
 تکلیف سے آزاد کرے۔ غفلت اور مخالفت سے پناہ دے موافقت
 و محبت میں اپنی منشا سے راضی رکھے۔ اپنے اور اپنے محبوبوں کے
 سامنے شرمسار ہونے سے اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ چونکہ اے
 میرے اللہ حق سبحان تو ہی ہر ایک کا حاجت روا۔ رہنما و مشکل کشا ہے
 تو ہی ہر آفت سے آزاد کرنے والا، سلامتی دینے والا۔ دردمندوں
 بے کسوں۔ بے قرار دلوں کی دعائیں سننے والا، قبول کرنے والا ہے
 (آمین ثم آمین) اے میرے سچن سائیں! آپ اتنی بندہ مسکین
 کے آگے عاجزی و انکاری نہ کیا کریں۔ چونکہ میں بھی عاجز مسکین ہوں
 آپ بھی عاجز مسکین ہیں اس لئے آپ کی زیادہ انکاری دیکھ کر
 برداشت نہیں کر سکتا خداوند کریم آپ اور ہم سب فقراء کا ہمیشہ سے
 مہربان و نگہبان ہے۔ وہ سب سے زیادہ پیارا ہے اور اپنے بندوں
 کے ساتھ سب سے زیادہ پیارا کرتا ہے۔ حقیقت میں محبوب کا عاشق کو
 ماز بھی اس کا پیارا کرنا ہے۔

اللہ عزوجل دونوں جہاں میں اپنے بندہ کو اکیلا کافی ہے۔
 مرشد پاک محمد شفیع ہم گناہگاروں کا شافی ہے۔ تا امید مایوس اور
 فراق کی دجہ سے اداس نہ ہوا کریں۔ وباللہ التوفیق

جانتا چاہیے کہ یہ سارا جہان پر دیں ہے۔ ہم اس دہلیز میں رہنے
 کے لئے نہیں آئے۔ جو کام اللہ کریم نے کرنا کرانا ہے وہ وہی جانتا
 ہے۔ یہ سفر اللہ سے آئے اللہ کی طرف جانا ہے یہ ٹھہرنے کی جگہ نہیں
 حقیقت میں بندہ کی ماسوا اللہ کوئی جگہ نہیں وہ ہر دم کے ساتھ موجود
 ہے۔ تو اس کے ساتھ دوستی کر، مہر و تیرے دل کی باتیں پوشیدہ اعلانیہ
 سب سُنتا جانتا ہر وقت ہر حال مجھے تجھے دیکھ رہا ہے۔ حقیقی یار
 کے سامنے منہ میدھا رہنے سے خدا کی نگاہ لطف و فضل میں رہتا
 ہے۔ جس حیاتی کو موت نہیں وہ روحانی زندگی ہے اور جس موت
 کو حیاتی نہیں وہ نفسانی زندگی ہے دیکھو! عیش و آرام کی باتوں
 میں وقت ضائع نہ کرنا۔ نفسانی خواہشوں کو چھوڑ کر خداوند کریم کی
 رضامندی طلب کرنی چاہیے اللہ اپنے بندے کو اکیلا کار ساز کافی
 ہے۔ اپنی عزت کو خلقت میں ڈھونڈنا بد نصیبوں کا کام ہے چونکہ
 ایسے لوگ رسوا کئے ہوئے اور اللہ سے غافل رہتے ہیں مگر جس کو
 اللہ کریم چاہتا ہے اپنے فضل سے نواز دیتا ہے پھر بندہ خود پرستی
 سے نکل کر خدا پرست ہو جاتا ہے سوا اللہ ہر شے فانی ہے میں
 سوا اللہ فانی ہوں۔ اس لئے میں اپنے آپ سے دل نہیں لگاتا

چونکہ فانی سے دل لگانے والا فنا ہو جاتا ہے حق تعالیٰ چاہے تو
بندے کا دل اپنے ساتھ لگائے۔

الحمد للہ! یہ راز کی باتیں سچے یار کی اپنی مہربانی سے تصوف
کی نشاندہی کرنے والی ہیں۔

خداوند کریم آپ سب کو نیکوں میں راضی خوش رکھے۔ (آمین)
جانی جان حقیقی ہادی کز نگاہ کرم دی
پروردہ پا ڈھک عیب میر من اپیل رحم دی

۵۰

اے طالبانِ حق! معلوم کرنا چاہیے کہ بندہ کا ہر سانس، روح
جسم، قول، فعل اللہ کریم کی مرضی و حکم امر سے ہے آپ کی طبیعت
پابندی و سختی سے گجھراتی ہے لیکن یاد رہے کہ یہ دنیا محنت
و مشقت کا گھر ہے۔ مرد تو دکھ مصیبت سے نہیں گجھرتے بلکہ
اللہ کے طالب کو تو سوائے اللہ ہادی بغیر سے کوئی سروکار نہیں
اور طالب پر سکھ چین حرام ہوتا ہے ہر چیز ہر کام اللہ کے اختیار
میں ہے جو کہ ہو چکا یا ہو رہا ہوتا ہے یا ہو گا۔ سب من چاہ
خدا جانو، عاشق تو چاہتا ہے کہ میں ہر وقت اپنے محبوب کے
سلمنے رہوں مگر درد عشق، مصیبت ملامت، فراق بھی
ازل سے عاشقوں کی تقدیر ہو جاتا ہے۔ چند گھڑیاں چند دن

ظاہر میں ذرا آس پاس ہو گئے تو کیا ہوا؟ جہاں کہیں تم ہو
 اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ اسی طرح مرشد کو بھی دل سے دور
 نہ دیکھو۔ ہم تم ہر شے ہر وقت حق تعالیٰ کی نگاہ میں ہے
 آپ کو ہر طرح ہر حال اس کی رضا میں خوش راضی رہنا چاہیے
 آنے والا وقت زیادہ تکلیف و پریشان کرنے والا آ رہا ہے
 سو اللہ رحمن کے بندے جنہوں نے اپنا منہ خداوند پاک کو
 سونپ دیا ہے۔ وہ دکھ درد سے کبھی نہیں گھبراتے سب فقراء
 سچے سائیں کو اللہ ہادی داتا سدا راضی رکھے۔ (آمین)
 واللہ اعلم بالصواب

(۵۱)

وعدہ

اے عزیز! آپ نے جو وعدہ کیا۔ وہ سچا کر دکھایا۔ اسی
 طرح ہر کسی کے ساتھ وعدہ وفا کرنا چاہیے۔ اور وعدہ کرتے
 وقت یہ سوچنا ضروری ہے کہ یہ بات پوری کر سکوں گا یا نہیں
 اگر توفیق نہ ہو تو پہلے ہی سے وعدہ نہ کرنا بہتر ہے۔ پورا ہو
 سکے تو پورا کرنا بہتر ہے بندہ مسکین کی آپ کے حق میں دعا
 ہے کہ اللہ کریم آپ کو نیک بخت دغوشمال کرے۔ صفائی و
 پاکیزگی اختیار کرنی چاہیے اور ساتھ ذکر حق تعالیٰ میں یعنی

اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ ہو دیں۔ تاکہ سکونِ قلب اور رزق کُثر ہو۔ اس ہدایت پر اگر آپ نے عمل کیا اور اللہ کریم نے چاہا تو کسی دن آپ کی تمام تنگیاں دور ہو جائیں گی۔ سچ کہنے اور سچ سننے سے حق تعالیٰ بندہ کے ساتھ راضی رہتا ہے اور سچ اختیار کرنے کی وجہ سے بہت برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ جھوٹے لوگوں کی طرح جھوٹ اور فریب میں فریفتہ نہ ہو دیں کیونکہ جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے اور سچے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔ اسی طرح سخی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور کجخوس اور خبیث پر لعنت ہوتی ہے مگر سخاوت توفیق کے مطابق ہونی چاہیے یہ نہ کہ سخاوت کے لئے قرضہ اٹھاتا پھرے۔ ایسا کرنا منع ہے

(۵۲)

وعدہ وفا

وعدہ وفانہ کرنا منافقوں کا کام ہے۔ طالبِ دنیا لوگ سارے نفس کے غلام ہیں۔ دنیا مرُدارِ دنیا کا طلب گار کُتّا۔ جو دولت عورت کے یا رہیں دنیا دار ان کا نام ہے۔ قول کرتے ہیں زبانی دل سے نہیں کرتے۔ جھوٹے دغا بازوں کا آگ ہی انجام ہے۔ رن، مال، اولاد سے رکھتے ہیں محبت، اللہ رسول سے نہیں جہنم سے رب راضی نہ کیا اس کا مرنا جینا حرام ہے اود یہ بھی

فرمان خاص ہے۔ مرشد محبوب کا کہ جو اللہ رسول کے سچے طالب ہیں اور فقرا درویشوں کے دوست ہیں وہ اس مسکین درویش کے بھی دوست ہیں ان کے سوا زبانی جھوٹے طالبوں سے بہت دکھ پہنچا ہے اس لئے کسی اور جگہ جارہا ہوں گا۔ جہاں اللہ پاک کے سوا کوئی واقف نہ ہو۔ میں اللہ ہادی کے طالب کا یا رہوں دنیا دار سے بالکل بنزار ہوں۔ مجھے اللہ پاک نے زبانی دوست و جانی دوست کی پوری پہچان دی ہے۔ یہ میخانہ میرے محبوب پاک مرشد سرتاج کا ہے۔ اس میں تارک الدنیا کے سوا طالب دنیا کوئی نہیں رہ سکتا۔ خدا پرست، درد دل مرد کے سوا۔ نفس پرست رن مرید میرے پاس کوئی نہ آوے۔ سوا اللہ مرشد نہ ہم کسی کے نہ کوئی ہمارا۔ طالب اللہ کا ہوں غلام۔ طالب دنیا کا جینا حرام

ختم کلام خادم الفقراء راضی فقیر۔

(۵۳)

پیغام

فقراء طالبان حق کے نام

آپ نے فرمایا ہے کہ اے طالبان حق فقراء دوستو! معلوم ہوا ہے کہ تقریباً زیادہ حب والے فقراء فخر کے صلاح کی ہے

کہ ہم بھی اپنے ہادی مرشد کے عشق میں اپنا شوق ذوق ظاہر کریں۔ یعنی
ہندی وغیرہ کی ریت رسم جیسے فقراء کے طریقے
میں جائز ہے ویسے قائم کریں۔

اے دوستانِ راضی فقیر! آپ نے اس مسکین سے یہ
صلاح نہیں پوچھی۔ اگر پوچھتے تو یہ ایک ظاہری ریت رسم ہے
اور محض دکھاوا ہے۔ سچ پوچھو تو فقیر اس ظاہر کے رنگ روپ
اور ہارنگھار سے بالکل بری و پاک ہے۔ اللہ پاک ایسے وصف
سے اپنی پناہ میں محفوظ رکھے۔ جس وصف میں کوئی شخص برابر بھی
خودی کا وصف ہو۔ اس سے فقیر فانی ہے اور آپ کو حُبِ محبت
صداقت جتنی جس کو ہے اتنی اللہ ہادی مجھے بھی معلوم کرتا رہتا
ہے۔ اب آپ سوال کریں گے کہ قلندر لال اور سچے سائیں کی
درگاہ وغیرہ پر ہندی دستار مبارک کرنے کی ریت رسم ہمیشہ سے
ہوتی آتی ہے سو اس سوال میں آپ سچے ہیں مگر کہیں یہ ثابت
کر دیں کہ قلندر لعل اور جھٹائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیاتی
میں خود آپ ہی یہ ہندی وغیرہ کی رسم کرتے رہے یا نہ۔
اگر کہیں کوئی ثبوتی ہے تو اس عاجز کی حیاتی میں بھی کر سکتے ہو
اس لئے بھی آپ عاشقوں کے عشق کو بھی روکا نہیں جاسکتا۔ یہ
درویش جیتے ہی قبر کی مثال ہے بے شک کوئی عقیدت مند
پڑھ پاوے کوئی لاہوے۔ کوئی نہ پاوے فقیر کے خیال میں

سوائے اللہ سب فنا ہے۔ سچے سائیں کے طالبوں میں سے جو ممکن
 صفت، خود نفسی خودی، خود پرستی سے فانی اور اپنے اللہ باری
 کی محبت میں مست ہوں ایسے فقراء کو اجازت ہے بے شک
 اپنا دل راضی کریں اور سچا عشق کمائیں۔ ایسے طالب فیض یاب
 ہیں جو نفسانی خواہشوں اور دنیاوی حرص و ہوا سے منزا و مبرا
 ہوں اور غفلت غیر سے بیدار ہوں یا ہورہے ہوں یا کوئی ہونے
 والے ہیں یہ سب سعادت مند ازلی عنایت سے نوازے جائیں
 گے اور جن کو اللہ محمد مرشد پاک سے زیادہ دینا، مال، اولاد جان
 پیاری ہے وہ یاد رکھیں کہ اللہ کے غضب عذاب سے ہرگز نہ بچ
 سکیں گے نفسانی لذات، شہوات، لالچ، لوبہ، طمع والا آدمی
 اس بگنی اور بیکار لکڑی کی مثل ہے جو کہ سوائے آگ کے دوسرے
 کام نہ آسکے۔ جھوٹا، حاسد، فاسق، چغلیز انسان ایسے
 حرام کی مثل ہے جو حلال نہیں ہو سکتا۔ سو جس میں ایسی کوئی
 خامی خرابی ہو تو آپ ہی اپنے سے نکال دے تو اس کے لئے
 بھلائی ہے یعنی خدا بھی راضی اور خلق بھی راضی، حرصی لوبھی
 لالچی آدمی سے خدا بھی بے زار، خلق بھی بے زار طالب کو
 خود بخود کوشش کرنی چاہیے کہ ایسی تمام خراب اور خام عادتوں
 سے بالکل علیحدگی اختیار کریں اور سچائی صفائی سے اپنے رب
 رحیم کی رضا میں راضی رہیں۔ عام خام نیک بد۔ سب اپنے

افعال، اعمال، خصلتوں و عادتوں سے ظاہر ہوتا ہے اللہ کریم
آپ سب فقراء و دوستوں پر رحم و کرم اور فضل فرمائے اور
اپنے دوستوں میں داخل کرے (آمین) یہ پیغام ختم کلام
سب کو سلام۔

خادم الفقراء دعا گو دل ضمیر
سائیں راضی فقیر صوفی قادری قلندر

(۵۴)

اے عزیز! جاننا چاہیے کہ راہِ خدا میں اللہ کے طالب کو
بڑے بڑے خطرے پیش آتے ہیں۔ اور اللہ بھی اپنے دوستوں
کو دوستی کے لئے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ یاد رہے کہ دنیا و
دنیا کی زینت اور ظاہر کے رنگ رُوپ سکھ آرام عیش و عشرت
سب امارہ نفس و شیطان نے مانگی ہیں میطمن نفس فرمانبردار
ہوتا ہے اور ماننے والے فرمانبردار کو کچھ نہیں کہنا چاہیے۔ خدا
بھوک لائے تو کھانا کھا لینا چاہیے۔ مگر اعتدال سے یعنی پیٹ بھر
کر نہیں اور نہ بھوکا رہنا چاہیے درمیانی چال چلنی چاہیے میں
جانتا ہوں آپ کا دل اپنے مرشد کے وسیلہ سے خدا کے پاک کے
ساتھ لگا ہوا ہے مگر جو تقدیر میں ہے وہ ہو کے رہے گا۔
اللہ رحمٰن آپ کو اپنے لطفِ کرم سے سدا راضی رکھے (آمین)

ہم اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ کی طرف ہی بنائے

انا للہ وان الیہ راجعون

تحقیق ہم اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں

اے درویش ! اللہ پاک کا حکم ماننے کے سوا - اور رضا

تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں - یہ فقیر اللہ کا آپ سب

طالبان حق کے لئے تاحشر دعا گو ہے خداوند کریم آپ کے دلوں

کو صبر و سکون عطا فرمائے - حوصلہ بلند ہونا چاہیے ازل سے

ہی دنیا میں روح آنے جانے کا راستہ بنا ہے یہ مال اولاد جان

یہ حال قال جس کا ہے اسی کا ہے - ہمارا تمہارا اس میں کوئی

دخل نہیں یہ موت عاشقوں کے لئے اپنے اللہ کے ساتھ ملنے

کا ایک وسیلہ ہے -

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اگر مجھ سے ملنا ہے تو موت کو دوست

رکھو - یہ کوئی نیا کام نہیں جو آیا وہ چلا گیا - ہم آئے ہیں چلے

جائیں گے - اللہ باقی ومن کل فانی - اللہ کی راہ میں میرا

سرساہ اگر چاہتے ہیں تو یہ جان للہ حاضر ہے

ہم سب کو اللہ رحمن کی رضا میں راضی رہنا چاہیے اس کا

ہر حکم حق ہے - ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں -

شکستہ دل تیرے کوچہ میں آیا رہ بیٹھے ہیں
 فنا کی کشتی پر تیرے پاس آنے کو محض تیار بیٹھے ہیں
 میں تو ہر وقت موت سے کھیل رہا ہوں اپنا دل دلدل سے میل
 رہا ہوں۔ آپ اللہ رسولؐ کا فرمان مانیں۔
 جس کے ہیں وہی جانے افسوس ہم پر کہ ہم درویش ہوتے
 ہوئے جان پیاری کرتے ہیں۔ اللہ پیارا نہیں۔ حقیقت میں ہم
 اللہ کے لئے ہیں جان کے لئے نہیں۔ اللہ عز و جل ہم اور آپ
 سب کو رضا رحمت میں ہر طرح راضی رکھے آپ پر اللہ راضی ہو
 (آمین)

(۵۶)

اے طالب الحق! آپ کو چاہیے کہ ہر وقت اپنے نفس کے
 ساتھ محاسبہ کرتے رہیں۔ یعنی اس کو اللہ کا جھوٹ بولنے پر
 غضب، سچ بولنے پر رحم اور موت۔ قبر قیامت قریب ہونے
 کا وقت یاد دلاتے رہا کریں کیونکہ یہی ایک نفس ہے جو نیکی سے
 گریز کرتا ہے اور برائی پر ابھارتا ہے کیونکہ یہ خدا کے خلاف پیدا
 کیا گیا ہے۔ حقیقت میں نفس شیطان کے سوا بندہ کا کوئی
 اور دشمن نہیں۔ اللہ کے بندوں نے اس کو بھوک اور دکھ تکالیف
 دے کر یعنی محنت ریاضت و مشقت میں ڈال کر اپنے بس
 میں کر لیا ہے یہی ایک طریقہ ہے جس سے یہ قابو میں آتا ہے۔

پناہ مانگتا ہوں ساتھ نام اللہ کے ، نفسانی حرص و ہوا سے اللہ پاک
 ہی ہے جو نفسِ امارہ کو امہ ملکہ کو مار کر مطمئن کر دے۔ آمین ،
 اللہ کریم تمام طالبوں ہم تم پر راضی ہو رہا میں ، غفلت و لغو باتوں
 سے محفوظ رکھے۔ انشاء اللہ

(۵۷)

دعا

یا اللہ ذات پاک ! اپنے محبوبوں ، عاشقوں ، صادقوں کا صدقہ
 دنیا و آخرت کی ہر آفت سے آزاد کر ، اپنی ازلی عنایت و رضا
 سے اپنے ساتھ بلا تکلیف لگانہ رکھ ، تو اپنی قدرت پر قادر رہے جو
 چاہے کر سکتا ہے جیسا اپنے برگزیدہ بندوں پر رحم کر م کیا ہے صدقہ
 محبوب محمد مصطفیٰ کا ہم پر بھی لطفِ فضل فرما۔ کیونکہ تو ہی ہے
 نہایت مہربان رحم کرنے والا۔ میں تیرا ہوں تو ہی مالک ہے
 تو ہی یار و مددگار ہے غیر اللہ سے تیری پناہ تو بقا باقی سب فنا
 سچا تیرا نام ختم کلام

(۵۸)

اے عزیز ! آپ کو یہ شبہ ہو گا کہ شاید درویش مجھ پر ناراض ہے

یاد رہے کہ راضی کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوتا لیکن سچے طالب کے
 سوا، باطل پرست، فریب کار، دنیا دار کے ساتھ کچھ تعلق نہیں
 رکھتا۔ آپ اس درویش کے ساتھ چاہے کتنا نیک سلوک کریں مثلاً
 کوئی شخص خداوند کریم کے ساتھ تو سچا رہے اور خلق خدا کے ساتھ
 فریب کرے تو وہ اللہ کریم کو پسند نہ ہوگا۔ آپ عیار مرد معلوم ہوتے
 ہو اور نفسانی حرص و ہوا میں سر ڈالے ہوئے ہو تبھی تو لوگوں کے
 ساتھ دوغلی باتیں کرتے ہو ورنہ خدا رسول کا تو یہ حکم ہے کہ کسی بچے
 کے ساتھ بھی سخن سچ بولو۔ یہ کس کتاب میں آپ نے لکھا پایا ہے
 کہ درویشوں کے ساتھ سچ بولو اور دنیا داروں کے ساتھ جھوٹ و
 فریب سے کام لو۔ اے نفس پرست طمع اور لالچ کو چھوڑ دو
 اور حلال طریقے سے روزی حاصل کہو۔ ہر وقت جھوٹ بولنے
 سے زبان کو نگاہ میں رکھو، دل زبان ایک خیال نیک رکھو اگر
 تم واقعی مرشد پرست رہنا چاہتے ہو تو اس ہدایت پر ثابت
 قدم رہو۔ دل سے نفاق و کینہ نکال دے۔ نحوذ باللہ قلبی من
 النفاق۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ نام اللہ کے دل کے نفاق سے،
 نیکی کا نتیجہ نیک و بُرے فعل کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔ بھروسے کے ساتھ
 جھلائی کرنا نیکیوں کا کام ہے۔ آپ خلق خدا میں خدا کو دیکھیں۔
 خلق کو نہ دیکھیں، صادق طالب مرشد پرست کو اتنا کافی ہے
 پیچھے جو آپ سے ہو گیا سو وہ معاف ہے آئندہ صاف رہو، اللہ اللہ

کو سدا راضی رہو۔ وباللہ التوفیق

۵۹

اللہ کے نیک بندوں پر اللہ کریم کی رحمت ہووے۔ خیال یہ ہے کہ اگر آپ جانتے ہیں کہ نیک صحبت رکھنا وقت گزارنا اچھا ہوتا ہے تو خداوند کریم بھی نیک نچو ہونے کی توفیق بخش دیتا ہے اس بات کا مفہوم سمجھ کر آپ کا دل چاہے تو چند گھڑیاں صحبت لے دے جائیں آج سے پہلے یہ بندہ مسکین تیرے دل نے یاد کیا تو اس دل میں بھی یاد آ ہی گئے اور میرے ساتھ یاد کرتے وقت ملاقات کرنے کا جو وعدہ کیا ہو تو وفا کریں کیونکہ ہر سخن خدا کے سامنے کیا جاتا ہے وہ دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے، جانتا ہے جو کہتا ہے کرڈالتا ہے یاد رہے کہ کسی اللہ لوگ فیر کے ساتھ لاطمع محبت کرنے کا اللہ کریم حکم فرماتا ہے وباللہ التوفیق

۶۰

اللہ آپ سب کو نیک بخت کرے۔ دکھ تکلیف میں صبر و تحمل کی توفیق دے قبر اور حشر میں عذاب سے نجات دے۔ مال اور اولاد کی محبت سے زیادہ اللہ رسول اپنی محبت زیادہ عطا فرمائے اور اپنی رضا میں راضی رکھے (آمین) آپ کو کبھی اس قسم کا کوئی

خیال نہیں آنا چاہیے کہ خدا یا اس مسکین درویش کو بھول گئے ہیں
 جاننا چاہیے کہ دوست فخلص و فادار انسان بظاہر پناہ ہے کتنا دور
 ہو مگر دل سے دور نہیں ہو سکتا کیونکہ سچی دوستی جو خالص اللہ کے
 لئے ہو ایسا دوست نہیں بھول سکتا۔ خیال یہ ہے کہ میں بھی ایک
 عاجز فقیر بندہ ہوں۔ جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔ یعنی حق سبحانہ
 کی مرضی منشا کے سوا اپنی مرضی اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا اور یہی تہا
 ہے یعنی عاجزی و خلوص محبت کے سوا نماز قبول نہیں ہوتی۔ خوف
 خدا والے بندے کو غیر خدا اور موت سے خوف نہیں ہوتا یعنی جو اپنے
 اللہ پاک کی ناراضگی سے ڈرتا ہے وہی فلاح و نجات پالیتا ہے ہر وقت
 اپنی نفسانی خواہشوں سے بچنے کی اپنے مالک سے توفیق و پناہ چاہتا
 ہوں۔ جو بندے کی ظاہر پوشیدہ باتوں و حالت سے خوب واقف
 ہے اللہ پاک اپنے عفو و کرم سے ہم اور آپ کی ہر خطا معاف فرمائے
 جو لوگ اللہ پاک پر بھروسہ نہیں رکھتے اور فرمانبرداری سے باغی ہو
 جاتے ہیں جیسا کہ آج فی آخر زمانے میں تمام خلق خدا پاک سے باغی
 ہو چکی ہے۔ اور حدیث شریف اور قرآن پاک کی پیروی نہیں کرتی
 اسی وجہ سے وحشت و پریشانی میں روز بروز مبتلا ہو رہی ہے
 اور اپنے اللہ کی یاد سے غافل ہونے کی وجہ سے پاگل ہو رہی ہے
 اس لئے جھوٹ، فریب، ظلم، بے انصافی اور خدا کی بے خوفی کی
 وجہ سے خوفزدہ ہو چکی ہے اس لئے اللہ رسول کا دامن پکڑنے کی

بھٹے دامن چھوڑ کر ایک دوسرے کو ٹوٹنا مارنا۔ درندوں کی طرح
ایک دوسرے کو بے گناہ قتل کر رہے ہیں۔ یہی نشانی ہے نبیامت
آنے کی اور یہ دنیا فنا ہونے کے سوا کچھ نہیں۔ جو انسان اس کے
دھوکے فریب میں آجاتا ہے وہی نادان ہوتا ہے۔ نفس اور
شیطان انسان کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ یہی قرآن پاک
میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میری پناہ مانگو
اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھو۔ تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ نَفْسٍ بَاسٍ
یعنی پناہ مانگنا نام اللہ سے بڑے نفس اور اس کی بُرائی سے۔

وباللہ التوفیق

۶۱

اے عزیز طالبان! جان لیں کہ اللہ ایک ہے اور بندہ پیدا کیا گیا
ہے۔ اس لئے اللہ کے سوا بندے کو اللہ کہنا شرک ہے مرشد
وسیلہ ہے۔ تمام مرسل متی اور رسول پاک اللہ سے ملنے کا وسیلہ
ہیں اللہ تیرے وہم و خیال سے بالا ہے تو جو کچھ بیان کرتا ہے اور
جو لکھتا ہے وہ کچھ تو جہل سے اور کچھ علم سے لکھتا ہے میں اس
کا بندہ ہوں۔ اور اس کے رحم و کرم کا محتاج فقیر ہوں۔ فقیر کو فقیر
کہنا چاہیے نہ کہ اللہ۔

اس کی صحیح پہچان یہ ہے کہ اللہ مجھ میں ہے میں اللہ نہیں۔

ہر کوئی اس کے کمال سے عاجز ہے۔ میں اس کا عاجز بندہ ہوں۔
 جیسا کہ تو اپنے آپ کو جانتا ہے ہر چیز میں اللہ ہے ہر چیز اللہ
 نہیں۔ وہ سب کو پیدا کرنے والا ہے خود پیدائش میں نہیں آیا
 تو قل ہو اللہ پر ایمان لے آ۔ ہر شخص اس پاک ذات کا محتاج ہے
 وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نبیؐ ولی سب اسی سے مانگتے ہیں وہ کسی
 سے نہیں مانگتا وہ ہر کسی کو دیتا ہے لیتا نہیں..... شرک سے ہر

صورت بچنا چاہیے۔ ہاں! مرشد خدا نہیں مگر خدا سے جدا بھی
 نہیں۔ تو بشر سے نظر ہٹا لے۔ پھر خدا کو دیکھ، ظاہر کو چھوڑ دے
 حقیقت کو دیکھ، مگر معرفت کے سوا حقیقت کی پہچان مشکل ہے
 تو کبھی رزق مانگتا ہے کبھی رزاق، اگر رزاق مانگتا ہے تو رزق
 چھوڑ دے تو اپنی ہستی سے فانی ہو جاتا تاکہ بقا حاصل کر لے عقل
 دلیل چھوڑ دے عشق کے راستہ پر آ جا ورنہ فضول باتیں نہ کر، خدا
 سے ڈر اور اپنے آپ میں عاجزی و انکساری پیدا کر، نیاز مندی
 سے اس کی رضا جوئی میں لگ جا غیر اللہ سے دور بھاگ۔ اللہ کی
 طرف آ جا، جتنا جانتا ہے اتنا کہہ اور جو نہیں جانتا وہ نہ کہہ اپنا ظاہر
 باطن درست کر لے تجھے چاہیے جو کچھ مرشد فرمائے اس پر عمل کر
 مرشد کئے پیچھے چل۔ آگے نہ بڑھ، مستی کو جذب کرنا چاہیے تاکہ
 بہستی فنا ہو جائے۔ علم پر عمل کر تاکہ حلم حاصل ہو جائے۔
 اللہ وہم خیال و عقل سے بالائے (و باللہ التوفیق)

اے دوست! آپ نے کہا ہے کہ میں ہادی کو ہر وقت ساتھ سمجھتا ہوں اور صادق الیقین طالب اسی طرح اپنے مرشد ہادی کو دیکھ سکتا ہے۔ بظاہر تو اللہ بھی سر کی آنکھوں سے دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا..... مگر یقین کی نظر اور دل کی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے لیکن اپنے آپ سے فانی ہو کر، ہستی کی حالت میں نہیں! اللہ تو ہر وقت ہر دم حاضر و ناظر ہے تو اس کے دیدار کا طلبگار رہ اور اپنے ارادے اختیار سے فانی ہو۔ پھر دیکھ لے کہ خداوند کریم ظاہر باطن موجود ہے یا نہیں۔ وہ ہمارے ابتدا سے انتہا تک کلی حال سے واقف ہے۔ وہ سچوں کو دوست رکھتا ہے۔ با انصاف با سخا، با حیا، با صفا سچوں سے محبت کرتا ہے۔ فریب کار عیار مغرور۔ مکاز، ظالم، ستم گار جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے اب اپنے آپ کو دیکھو کہ کس طرف ہو اہل اللہ سچے ہوتے ہیں اور اہل دنیا جھوٹے..... اللہ کریم آپ کو نیک بخت کرے۔ اور سچوں

کے ساتھ شامل کرے۔ (آمین) وباللہ التوفیق

کافی ہے اللہ باقی سب کو مٹھی صلاح

اے عزیز! طالب الحق! جاننا چاہیے کہ اللہ پاک ایک ہے کیا
 اور کیا نیچے ایک ہے۔ ایک کو دونہ سمجھ وہ وہم خیال سے
 اعلیٰ و بالا ہے تو جو کچھ باتیں کرتا ہے علم اور عقل سے کرتا ہے
 تمہاری باتوں میں خودی نظر آتی ہے۔ ورنہ گھر بار والے اور منہ
 کالا یا پٹا اس خیال سے بے خیال ہوتا۔ اپنے آپ کو دیکھنا اور
 ہے الہی وحدت میں گم ہونا اور ہے تجھے فقط اپنی پڑی ہے
 کیوں بے فائدہ شور مچا رہا ہے ہر دم ذکر فکر میں رہنا چاہیے دکھ
 درد و صبر سے سہنا چاہیے میں کیوں کہوں تو۔۔۔ آ۔۔۔ تجھے
 غرض ہے تو آ۔۔۔ مگر طالب کو صحبت میں رہنا چاہیے۔ اللہ کا
 نام لینا اور ہے یاد رکھنا اور ہے۔ تیرے اندر میں بیٹھا پورا ہے
 مگر عشق سب سے زور ہے۔ خودی کتنی خوار ہے بے خودی عجب
 اسرار ہے اپنے آپ سے فانی ہونے کا نام حقائق عشق ہے عقل
 کہتی ہے کہ بدنامی سے بچ۔ عشق کہتا ہے ملامت ہے سچ عقل
 کہتی ہے شیخ، مشائخ پیر بن، عشق کہتا ہے مسکین درویش
 فقیربن، عتاق کہتی ہے گناہوں کو چھوڑ اور عشق کہتا ہے گناہ ثواب
 دونوں سے منہ موڑ۔ عقل کہتی ہے سارے جہاں کی رکھ خبر عشق
 کہتا ہے دونوں جہان سے ہو بے خبر۔ عقل کہتی ہے محمد کو عبد

جان۔ عشق کہتا ہے اللہ محمدؐ ایک ہی پہچان۔ تو ہستی سے نکل مستی
میں آ۔ دیرانے سے نکل بستی میں آ۔ میں کہاں اور کون ہوں
اور کیا ہوں۔ سوائے اللہ کوئی نہیں۔ غیر اللہ کوئی چیز ہوتی نہیں
بندے کو چھوڑ۔ خدا کو دیکھ۔ ظاہر باطن وہی ہے ایک۔۔۔
وہ اپنے علم سے ہر ایک پر حاوی ہے تو میں نہ پہلے تھا نہ
اب ہے بس فقط رب ہی رب ہے۔

میں گتا ہوں محمدؐ مصطفیٰ کا وہ محبوب ہے خدا کا سوائے
اللہ سب کوڑی صلاح۔

۶۴

اے عزیز! بات یہ ہے کہ ابھی تک آپ کی شکایتیں ختم نہیں ہوئیں
میں حیران ہوں کہ آپ کو کوئی نہ کوئی مشکل پڑی رہتی ہے آخر کوئی
وجہ ضرور ہے یا تو آپ کے گھر میں ماحول ہی اسی قسم کا ہے جو رب
رسول کو نہیں پسند۔۔۔۔ یعنی صحیح طریقے سے عاجزی و انکاری
کے ساتھ اپنے اللہ کے آگے سچی توبہ نہیں کرتے اور معافی نہیں مانگتے
نہیں تو کیوں نہ معافی ملے خداوند پاک کوئی بندوں کا دشمن تو
نہیں وہ تو بڑا مہربان رحیم کریم ہے نیک و مومن بندے کا کام ہے
کہ حسین پاک کی طرح رضائے الہی مانے اور ان اللہ کے پیاروں کی
پیروائی کریں۔ نافرمانی کی وجہ سے ساری خلق ذلیل و خوار ہو کر مر رہی

ہے۔ آپ اپنے اپنے نفسوں اور دلوں کو دیکھو۔ مبعہ اہل و عیال
اپنے خدا کے خلاف ہو یا موافق۔ خلاف نہ ہوتے تو بندہ مسکین
آپ کے حق میں دعا قبول ہو جاتی۔ رب رحیم آپ پر رحم و فضل
اپنے بال بچوں کو نیک ہونے کی تلقین کرتے رہو۔

اللہ کریم کی رحمت سے ناامید نہ ہوں وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے
اے عزیز! اس کی یاد اور عبادت اس طریقے سے کر۔ کہ اے

میرے اللہ کریم! تو ہر جگہ ہر شے پر حاضر و ناظر ہے گویا میں تجھے
نہیں دیکھ رہا مگر تو مجھے ہر حال میں دیکھ رہا ہے میں تیرے لئے ہوں
اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اسی طرح عاجزی و انکساری کے
ساتھ حق کے حضور میں اپنے لئے دعا و التجا کرتے رہیں اور ہر کام
میں اللہ پاک کی پناہ مانگتے رہیں۔ ہمارے اور دوسرے دوستوں کے
حق میں بھی دعائے خیر عرض کرتے رہیں۔ وباللہ التوفیق
اے اس نہ ہو دیں رب العزت کو اپنا محافظ و کار سنا سبھیں
اللہ رحمٰن آپ کو راضی رکھے (آمین)

سخی ستراج مرشد ہادی پاک حضرت محبوب راضی سائیں صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کا یہ خصوصی پیغام فقراء طالبان حق کے نام ہدایت و
رہنمائی فرمائی۔ اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

آپ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اے میرے عزیز! باطنِ حق! فقر، بچے سائیں کے درویشو! جو عملی طور پر بھلی بات کو بھلا سمجھ کر دل سے تسلیم کرنا اور اس سے بھلائی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو فائدہ پہنچے گا۔ نہیں تو یہ باتیں چاہے کتنی بھی حقِ پس کی ہوں گی ویسے ہی فضول اور بے سود ہو جائے گی۔ اگر کسی نے عمل نہ کیا اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہم خالصانِ خدا فقراء کی پیروی کرنے میں ان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ وہی رُسے وہی کلمے۔ وہی عادتیں وہی خصلتیں، جو عام لوگوں میں ہوتی ہیں دنیا کے بندوں میں ہوتی ہے زمانے کے آدمیوں میں ہوتی ہیں۔ فقراء میں بھی وہی ہیں تو فقراء اور زمانے کے بندوں میں کیا فرق ہوا؟ میں نصیحت اپنے آپ کو ہی کر رہا ہوں اور جو مجھ سے ملنا چاہتے ہیں اور فقیر کا فیض حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو بھی یہی نصیحت ہے۔ ہم کو ایک تو سب سے پہلے ہر وقت دلِ حق کے حضور ساجد رکھنا چاہیے۔ صبح و شام ذاتِ حق کی تسبیح کرنا اور تعریف کرنا اور اس کے آگے جھکنا اور دعائیں مانگنا اور ایک دوسرے کی خیر مانگنا یہ ضروری ہے۔ رات کو جاگنا، نفس سے جہاد نہ رکھو گے تو ذلیل ہو کر جس طرح پہلے لوگ قبروں میں جا پہنچے ہیں اور مٹی ہو گئے۔ مساوِ دلوں میں مر گئے ہیں وہی سُرگ داسی اور وہی جنتی آدمی بنتے ہیں جن کی خصلتیں نیک ہوں یہ نفس ہمیشہ دنیا کے عیش و عشرت اور دنیا کا مال اکٹھا کرنے میں اور مخلوق خلق میں عزت

ڈھونڈھنے والا نفس خدا سے دور رکھنے والا ہے ایسے نفس سے جہاد
 نہ کرنا ہلاکت کا باعث ہوگا اس سے جہاد کے لئے اللہ پاک کی توفیق اللہ
 پاک کی مہربانی ہمت ہر وقت مانگتا رہے کوشش کر دے تو مدد مل
 جائے گی۔ جس طرح اس مسکین کو آپ دیکھیں کہ شروع سے کون سی خواہش
 مجھے یہاں لے کر آئی ایک خواہش جائز ہے۔ ایک ناجائز ہے یعنی صرف
 ذات حق کی خواہش ہے۔ تو یہ جائز ہے سوا اللہ کے کوئی غیر خواہش
 ہے تو وہ آپ ہی آپ کو ہلاک کر ڈالے گی اس میں وہ ذلیل ہوگا خواہ ہر
 گاہ جس طرح باقی دنیا کے لوگ ہو رہے ہیں۔ نہ ان کو مرنے کے وقت
 خدا یاد رہتا ہے اور نہ کلمہ نصیب ہوتا ہے۔ اللہ کی ذات پاک سے ہر
 وقت ڈرنا چاہیے۔ خوف کرنا چاہیے نہ خوف رکھے گا نہ ڈرے گا
 اور نفس کا محاسبہ نہ کرے گا تو وہ خود ذلالت میں پڑ جائے گا کیونکہ ذات
 حق توبہ پر واہ ہے کئی شکلیں کئی انسان جو پچھلے زمانہ میں بے فرمان
 ہوئے نہ ماننے اور تباہ ہو گئے یہاں بھی ان کو عرق کیا گیا۔ فرعون
 اور شداد، قارون کی طرح اللہ پاک نے دوسروں کے لئے یہ ایک نمونہ
 بنایا۔ باقی خلق کے لئے تاکہ ہر کوئی عبرت حاصل کرے کہ ان کے وصف
 اختیار نہ کریں خدا نے پاک ایک لحظہ بھی تجھ سے غافل نہیں ہے اور
 تو خدا سے غافل ہو سکتا ہے اسی طرح شیطان بھی تجھ سے غافل نہیں ہے
 وہ موقع ڈھونڈتا رہتا ہے ہر وقت تیرے گھات و تارک میں
 لگا رہتا ہے کہ کسی بھی وقت یہ خدا سے غافل ہو کر غفلت میں آدے

تو میں اس کو دنیا کے خراب کاموں میں ڈال کر گمراہ کروں اور انسان نادان ہے اور جس کا ہادی ہے سو تو اگر ہادی کی ہدایت پر چلنے والا ہے تو شیطان کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر نہ چلے گا تو بے ہدایت ہے سو بغیر ہدایت کے کیسے سیدھے راستے پر چل سکتا ہے سو یہ میرا پیغام تمام فقراء طالبان حق کے لئے مشترک ایک جیسا ہے کیا ہندو ہو یا مسلمان جو سچے فقر سے پرست ہیں سب مجھے پیارے و عزیز ہیں اور جس کو اللہ کہتے ہیں۔ وہی بھگوان ہے وہی رام ہے وہی پر ماتما ہے بھلے نام اور سوہنے نام اور اچھے نام سب اسی ایک سائیش کے ہیں جب کوئی نام لے کر اس کو پکارے تو کوئی فرق نہیں ہے ہر انسان کو اس وقت پتہ لگتا ہے کوئی ہو آپ ہوں یا میں مرنے کے وقت جب دنیا سے علیحدہ ہوتا ہے تب اس کو خبر لگتی ہے کہ میں نے کیسے کام کئے جواب میرے سامنے پیش آرہے ہیں اچھی بات ہمیشہ اچھی ہوتی ہے بُری بات بُری ہے ہم میں سے کوئی آدمی جھوٹ اور نفاق فرق پانے والا ایک دوسرے کی خفیگی کرنے والا، عیب جوئی کرنے والا ہے۔ تو اس کو ایک دفعہ دو دفعہ تین دفعہ نصیحت، وصیعت ہدایت آپس میں بھر اڑے مل کر کریں اگر پھر بھی اس عادت سے باز نہ آئے تو اس کو اپنے سے نکال باہر کریں تاکہ دوسروں کو خراب نہ کرے چاہے میں ہی ہوؤں۔ باقی صحیح معنوں میں کلی طور پر اپنے اللہ کو اپنی نیت کا ثبوت دیں کہ میں تیرے سوا کچھ نہیں چاہتا

اور نہ کچھ مانگتا ہوں اور انسان کی تمام نصلتوں و عادتوں کو اللہ پاک
 خود ہی معلوم کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ دلوں کا مالک ہے اور درست
 تو اپنے رب سے ہوتا ہے۔ اور جو انسان اپنے رب سے درست
 ہے۔ وہ ضرور خلق سے بھی درست ہی ہوگا عاجزی مسکینی نیاز
 مندی جو ہے سو۔ اسی شخص میں آسکتی ہے جس میں خودی نہ ہو
 غور نہ ہو، تکبر نہ ہو۔ تکبر خودی غرور یہ اللہ پاک کی شان۔
 یہ اسی کے لئے ہے دوسرا کوئی بھی کرے گا تو وہ مارا جائے گا اور
 وہ خدا کی لعنت میں دب جائے گا اور ہمیشہ کے لئے وہ تباہ ہو
 جائے گا۔ سو انسان کو انسان ہو کر رہنا چاہیے۔ وہ ایسا نہ جائے
 کہ میں آدمی سے بات کر رہا ہوں۔ دو آدمی بات کر رہے ہیں
 تو بیچ میں خدا کا کوئی غیب نہیں ہو گیا وہ موجود ہے اگر آدمی اس کو
 حاضر ناظر دیکھنا اور سمجھنا اور اس کی صمیم طرح پوچھا کرنے کا حق دار
 بن جائے۔ تو کبھی بھی دھوکے میں نہیں آسکے گا۔ کیونکہ وہ حق تعالیٰ کی
 حفاظت میں رہے گا اور آپس میں جو اس سے پہلے۔ یا اب جو بے خلقی
 کے الزام اور ایک دوسرے کی عیب جوئی کی شکایتیں ہو رہی ہیں۔
 اس سے میرے دل کو دکھ و صدمہ پہنچا ہے ورنہ فقیر تو ایسے ہوتے
 ہیں کہ ان میں اتنا قرب محبت و اخلاق ہوتا ہے جو ایک گودری
 میں سو لاکھ سما جاتے ہیں۔ اور یہ آپس میں اکٹھے بیٹھ کر محبت
 صحبت سلام و عاب سے بھی اواز رہیں زبانی باتیں کرتی کچھ اور ہے

اور دلی طور پر کچھ اور ہے۔ ہونا تو ایسا چاہیے کہ دل اور زبان ایک ہو، حال و قال ایک، اس کی نظر ایک ہو اور پاک نظر سے دیکھے کیونکہ جب پاک نظر سے دیکھے گا تو اس کو خدا نظر آئے گا۔ خدا جس صورت میں نظر آئے تو اس صورت کو خراب نہیں دیکھ سکتا اور بُرا نہیں کہہ سکتا۔ بندہ کہے کہ زمانہ ٹھیک نہیں ہے تو اس زمانہ میں بھی خدا ہے۔ ایسا کہنا بھی نامناسب ہے کہ زمانہ ٹھیک نہیں کوئی دم ذاتِ حق سے خالی نہیں ہے جدا نہیں ہے کیونکہ حق تعالیٰ کی مہربانی حاصل کرنی ہے۔ رب کو راضی کرنا ہے مگر اس کو راضی کرنے کے ڈھنگ سیکھنے چاہئیں۔ ڈھنگ سیکھنے کے لئے فقر پیدا کیا گیا تمام ستر بہتر ٹولے ہو گئے یہ فرقے بندیاں اور سب مذہب، کوئی پتھر کو پوج رہا ہے کوئی سورج کی پوج کرتا ہے اور کوئی پانی کی جل پر میسر اور مسیح خدا کی پوج ایک ہی رسولوں اور پیغمبروں اور نبیوں کا ٹولہ اور دوسرا اولیاؤں کا جن کو فقرا دکھا جاتا ہے یعنی انہوں نے عاجزی و مسکینی اختیار کی اس لئے یہ اللہ پاک کو پسند آگئی اور ان پر رحمت ہو گئی یہی ایک ٹولہ نعمات پانے والا ہے باقی تمام فرقے ہلاک ہو جائیں گے۔

سو... بابا یہاں تو کافر کو بھی خدا دیتا ہے کتوں اور ریلوں کو بھی دے رہا ہے کوئی بُرا ہو تو اس کو بھی دیتا ہے مگر نیک انسان کی جو حالت ہے وہ اور ہے یہاں بھی ان کے لئے بھلا

ہے وہاں بھی مہلا ہوگا آخر یہ دنیا چھوڑنی ہے۔ یہ وجود چھوڑنا ہے
یہ چادر جو ہے سو اس سے پردہ پوش ہونا ہے اس لئے کیوں نہ
نفس سے محاسبہ ہر وقت جاری رکھے اس کو خدا کا خوف یاد رکھے
اور اس کے فکر میں لائے اور قبر کا حساب یاد دلائے عذاب
یاد دلائے خدا کے غضب سے اس کو خشن یاد دلائے تاکہ
نفس بھی مومن ہو جائے۔ اور نیک بن پڑے اور جب اپنے
نفس کو جس نے مار کر نیک کیا سو نیک ہی ہوگا نفس روح کے موافق
ہو جائے جان و سیر کے موافق ہو جائے۔ یہ وجود ظاہر کا مٹنا
تازہ ہر وقت کھانے پینے سے تیوں ہی غفلت میں مارا جاتا ہے
یہ اناج نشہ دیتا ہے۔ عام آدمی صوفی اس کو کہتے ہیں جو حقہ پیری
نشے دوسرے نہ کرے اور روٹی کھاٹے حالانکہ روٹی بھی تو نشہ
ہی ہے لیکن جن کو اللہ کی پوجا، اللہ کی عبادت اور سخاوت نیک
خیال رہنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس غنودگی میں آتے ہی نہیں
نہ تو اتنی نمیند کرتے ہیں اور نہ اتنے جاگتے ہیں۔

جاگنے کے وقت جاگتے ہیں ہونے کے وقت سوتے ہیں پہلی
رات سوتے ہیں پچھلی رات جاگتے ہیں ہر وقت خدا جاگتا ہے اور
حاضر ہے تو تو جس وقت چاہیں جہاں بھی ہوں عبادت کر سکتا ہے
لیکن دل پاک ہو اور ظاہر میں جگہ بھی اور نظر پاک ہو جس طرح تیرا
ظاہر پاک ہے اس طرح باطن بھی پاک ہو۔ اور جس شخص کا مولا کریم

کے فرمان کے مطابق کہ جس کا ظاہر پاک ہے اس کا دل بھی پاک ہے جو ظاہر میں غلیظ رہتا ہے تو اس کا دل یعنی اندر باطن بھی غلیظ ہے لیکن ایک بات میں انگریزوں کو دیکھو ظاہر میں صاف ہیں مگر ان کے مذہب میں غیرت نہیں ہے حیا نہیں ہے اور اسلام میں غیرت ہے حیا ہے، ستر ہے اس لئے اسلام کے چاروں پاٹے مکمل ہیں یہ دین حق کا ہے سو اس لئے اللہ پاک نے منظور کیا کہ دین جو ہے سو سیدھا راستہ ہے دین کے معنی محبت کہ میرا تیرا دین ہے سائیں!! یعنی دین کے بھائی ہیں..... دین کے بھائی یعنی اللہ کے عشق اور اللہ کی محبت کے، اللہ کے راستے کے۔ فی سبیل اللہ ایک دوسرے کے لئے جو کچھ بھی کریں گے سو سب کامیاب ہوگا اور اگر باقی غرض کے لئے ایک دوسرے کی لالچ سے عزت کریں گے یا جو بھی بھلائی کریں گے وہ بھلائی نہیں رہے گی۔ اگر کوئی انسان کہے کہ میں اب سمجھ دار ہو گیا ہوں۔ ہرگز نہیں کیونکہ اللہ ہی دانا ہے جتنی وہ سمجھ دے اتنی آسکتی ہے کبھی نہ اپنے آپ کو کوئی بھی نیکی کرے اور کوئی اچھا کام کرے تو مغرور نہ ہوئے اپنے آپ کو کبھی اچھا نہیں جانتا چاہے اپنے سے دوسروں کو بہتر سمجھے، لیکن حق و باطل کی جھوٹے اور سچے کی خبر رکھنی چاہیے تاکہ فریب سے تجھے کوئی دھوکہ نہ دے سچے انسان کی دوستی سے ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ہے اس میں نقصان نہ ہوگا جو شخص ایک دفعہ وعدہ کرتا ہے پورا نہیں کرتا۔ دوسری دفعہ

کرتا ہے اور تیسری دفعہ کرتا ہے وعدہ پورا نہیں کرتا۔ سو وہی منہ توڑ ہے
 اس کو امانت دیں تو خیانت کرتا ہے۔ یہ جان اور عشق یہ محبت
 بھی ایک امانت ہے یہ بھی صاحب کی ہے اس میں خیانت کرنا بھی
 خدا کو اچھا ننگے گا یہ بولنا تیرا اٹھنا بیٹھنا سب امانت میں داخل
 ہیں چھوٹا بچہ ہوتا ہے اس کو عقل نہیں ہوتی۔ مزا تو اس کو آئے
 گا جو اپنے رب کی صحیح پہچان کرے اور لطف حاصل ہو۔ عشق تو
 بابا جی سر دینے کا نام ہے یوں عشق کا نام لینا آسان ہے طالب
 ہونا، جلدی سے ہو تو جاتے ہیں ہاں جب ان کو نیک ہونے
 کی ضرورت یا واقعی وہ مومن ہونا چاہتا ہے یا وہ عذاب سے بچنا
 چاہتا ہے اور اپنے اللہ کی رحمت میں رہنا چاہتا ہے تو پھر اس کو
 خود بخود کوشش کرنی ہی ہوتی ہے وہ اپنے مرشد کے فرمان کے مطابق
 چلے گا مرشد کے فرمان کے مطابق وہی چل سکے گا جو مرشد کے ساتھ
 اتنی کمال محبت ہو۔ جو فنا فی الشیخ ہو جائے۔ مرشد میں گم ہو جائے
 اور مرشد کی صورت پکڑے چھوٹے بڑے پر نہیں عشق تو الہی عطا
 ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ عشق مجھو کے ننگے کو نہیں لگتا۔ عشق
 جھوٹے مکار کو نہیں لگتا۔ عشق سچے وفادار کو لگتا ہے عشق با حیا
 آدمی و نرم خوا اور نیک خوا کو لگتا ہے۔ عشق اس بندہ پر پہنچاتا
 ہے۔ جہاں کوئی بھی نہیں پہنچا۔ یعنی اللہ سے ملائے دیتا ہے
 کانٹوں کے مزے اگتے ہی تیز ہوتے ہیں کٹی پیدا ہوتے ہی خوش نصیب

ہوتے ہیں چھوٹے ہوتے ہی ان میں خصلتیں نیک ہوتی ہیں۔ پھر اس کو صحبت نیک مل جائے تو وہ بڑا خوش نصیب و خوش قسمت ہے اور اس آدمی کے بھی بھلے بھاگ ہوں جو غلط راستہ چھوڑ کر اس کو یہ ہدایت حاصل کرنے کی ضرورت ہووے تو جا کر کسی نیک و اچھے آدمی کی صحبت اختیار کرے اور اس سے کچھ ہدایت حاصل کر کے اس کے نقش قدم پر چل کر پھر بھی سیدھے راستہ اہل صراط المستقیم پر آسکتا ہے حضرت بھٹائی صاحب اور جناب سچے سائیں کی ذات پاک نے کوششیں کیں زندہ کیئے، زندہ کے معنی ہیں دنیا و دونوں جہان اور اپنے آپ اور اپنی جان سے ہاتھ دھونے کا نام زندہ ہے یعنی خراب لذتوں اور سوادوں سے ہٹنے کا نام زندہ ہے۔

تو..... مالک کریم کرم کرے سب پر..... آمین میری ہر وقت دعا رہے گی۔ یوں کوئی طالب نہ سمجھے کہ فقیر ہم کو دعا نہیں دیتا ہے لیکن جو کوئی بھی درویش ہے سچی محبت کرے گا وہ خود بخود فیض پائے گا اگر اس کو میں دعا نہ دوں تو صاحب سچا رب العزت تو دیکھتا ہے۔ وہ خود بھی اس پر مہربان ہو جاتا ہے کہ یہ میرے غلام کی یا میرے دوست کی میرے بندے کی یہ عزت کرتا ہے تو اللہ کریم اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ والوں کی عزت اللہ کی عزت ہے جو خدمت خدا واسطے کی جاتے وہ خدا کی خدمت ہے جو کام خدا واسطے کیا جاتے وہ خدا کا ہے سو... اے میرے دوستو!

یہ دنیا چھوڑنی ہے۔ موت ہر وقت سر پہ کھڑی ہے اور تیرے
 پیچھے لگا ہوا ہے جس وقت وہ وقت آیا ایک گھڑی بھی آگے پیچھے
 نہیں ہو سکے گی۔ بعد پشیمان ہونے سے پہلے کیوں نہ پشیمان ہو سکتا
 ہر وقت حق تعالیٰ کی فرمانبرداری اور مہربانی کو دیکھتا رہے اگر
 فرمانبرداری کی خبر نہیں تو اللہ والوں کو دیکھو میں تو ایک مسکین ہوں
 عاجز ہوں۔ مالک میرا دانا بیٹا ہے میں نادان ہوں وہی مجھے

سکھاتا پڑھاتا ہے اور وہی مجھے سیدھے راستے پر چلانے والا ہے
 اور آپ سچے صادق طالبانِ حق پر بھی طفیلِ ہادی سچے سائیں کے
 اور اللہ اور اللہ پاک کے محبوبوں کا صدقہ، وہ اپنی صاحبی کے صدقہ
 کرم کرتا ہے لیکن جو کوئی اس سے مانگے اور اس کا ساٹل ہو کر رہے
 اور یہ دنیا کے مزے عارضی ہیں پلنگوں پر سونا نعمتیں کھانا آسان
 ہے بابا جو بکرا چھترا یا کوئی جاتو ر حلال ہے تو وہ
 بھی جس میں خون ہوگا رت ہوگی سو قصائی اسی کو پکڑے گا اور
 جس میں رت ہی نہیں پہلے ہی مسکین ہے اپنے عشق میں وہ
 اپنے دل کا خون پی بیٹھا ہے۔ اسے کیا کرے گا عذاب کیا کرے
 گا ثواب سونیک نظر ہو کر ہم کو ایک دوسرے کو دیکھنا چاہیے
 ایک دوسرے میں بھلائی کو دیکھنا چاہیے

کچھ طالبِ نفس کے ہنچے میں آٹے بوٹے ہیں روح کی موافقت
 میں نہیں آتے تو دکھ ہیں ہی ہے ناں !! آدمی بھی ملامت

کہ تے ہیں کہ فقیر میں کچھ نہیں تب ہی طالب ایسے ہوئے ہیں اور طالب کو اپنی شرم نہیں آتی کہ میں مرشد کی شرم رکھوں ، لاج رکھوں جس طرح مجھے امر فرمان دیا گیا ہے میں اس طریقے پر چلوں اور عمل کر دوں تو پھر اگر مجھے نقصان پہنچے تو پھر ہے مرشد کا مقصد ۔ رب العزت آپ سب پر رحم رکھے ۔ آمین ، اور طالب کرنا ایسا نہیں کہ مجھے خواجہ جماعت بنا کر دکھانے کی ضرورت ہے میں تو خدا کے لئے تم لوگوں کی آپس میں محبت بڑھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور مقصد صرف یہی ہے کہ آپکی آپس میں مخلص محبت رہانی ہو جائے نفسانی نہ ہو روحانی رہ جائے اگر کوئی جائے قوالہ کافی ہے ۔

ایک مثال ہے کہ کتے کو پانی پلاتے ہوئے نجستے گئے ۔ سرگ داسی ہو گئے جنتی ہو گئے تو میں پھر بھی آدمی ہوں ۔ فقیر کا نام لینے والا ہوں اگرچہ کہ فقیر نہیں ہوں عاجز مسکین سانگ فقیر کا ہوں اور اسی راستہ میں ہوں جس میں اللہ والے ہیں کیونکہ میرا مرشد ہادی پاک حق کا عاشق ہے اور حق کا ہی مجھے سبق ہے میرا محبوب ہادی پاک ہر دم میرے ساتھ ہے اس کی دعاؤں سے میں نے اپنے محبوب کو منایا اپنے آپ مٹا کر میں اپنے محبوب کے قدموں کی خاک ہو کر ہی دعائیں حاصل کیں ہیں اور ان دعاؤں نے مجھے تارا پار اتار لیا ہے ۔ نہیں تو ، مرشد کی ذات پاک یوں نہیں قریب آنے دیتا وہ کسی کی پرواہ نہیں رکھتا جس طرح خدا کو پرواہ

نہیں اللہ کریم اتنی قدرت کا مالک ہے کمال حسن اور جمال و جمال کا مالک ہے اتنی شان کے مالک کے آگے ایک ہاتھ تھکے تو وہ دو ہاتھ تھکتا ہے یہ مالک خود فرماتا ہے کہ جو اٹھ کر میری طرف آتا ہے تو میں جلد ہی اس کے آگے آجاتا ہوں تو اللہ پاک اتنا قرب کرنے والا ہے اور یہی معنی فقیر کے ہیں صرف غلصی کو دیکھنا ہوتا ہے اور خالص نیت کو دیکھتا ہے اللہ پاک بھی دل کا مالک ہے اور فقیر بھی دل کو دیکھتا ہے یوں ظاہر خوشامد کو وہ نہیں مانتا ہاں! سچی خوشامد فقیر بھی سچی خوشامد کرتا ہے اور طالب کو بھی سچائی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے سب ہی ایک جیسے چلے نہیں ہیں لیکن جو آگے پیچھے لگے آ رہے ہیں وہ منہ نہیں موڑتے عشق ہادی مرشد سے تو وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ بفضل خدا (آمین)

اے دوست فقرار! میں آپ سب صاحبان سے مخاطب ہوں۔ راست گوئی اختیار کریں۔ ہم کو ایک دوسرے پر اعتراض کرنا اور عیب جوئی کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی نیکی اور ایک دوسرے کی ہمدردی اور ایک دوسرے کا احساس ہونا چاہیے بلکہ دوسرا کوئی بھی ہو اس سے بھی نیک خلق کرنا چاہیے کیونکہ دیکھنا تو اپنے رب کو ہے آپ اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے اگر کوئی فرق رکھے تو اس میں فرق ہو سکتا ہے۔ بہت کچھ کہ چکا ہوں معنی سمجھ کر عمل کرنے سے ایک لفظ بھی کافی ہے کئی لفظ چاہے کام آنے والے

منیں ہیں مگر کئی بہترین ہماری مصلحتی میں ہیں۔ مرشد اللہ ہادی
 پاک کو جو جدا جانے کا تو وہ جدا ہے شامل حال جانے تو شامل
 ہے آخر میں آپ سب صاحبین پیاروں سے مخاطب ہو کر عرض کرتا
 ہوں اور دعائیں دیتا ہوں کہ اللہ کی آپ سب پر رحمت ہو سدا
 خلق میں رہیں باقی میں کیا کہوں سب کچھ کہہ چکا ہوں خود اپنے خیال
 سے اپنے اندر اپنے وصفوں کو دیکھنا چاہیے۔

خاص وصف ایک دوسرے کے بے شک دیکھیں۔ خراب وصف
 و عیب ایک دوسرے کے نہ دیکھیں میرے نیاز اور دعا راضی
 ہو دیں شامل خیال رہی نال۔

ہو حق موجود (خدا حافظ)

دعا گو دل ضمیر سائیں راضی فقیر درازی صوفی قادری
 قلندر امن پور شریف راقم جامع العرفان سائیں
 خیال اللہ المصطفائی آستانہ امن پور شریف چوہنگ ملتان
 روڈ لاہور۔